سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

جمعتہ المبارک، 19- جون 2015

(یوم الجمع، یکم رمضان المبارک 1436ھ)

سولھویں اسمبلی: پندرھواں اجلاس

جلد 15: شمارہ 8

607

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19۔ جون 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 16-2015 پر عام بحث

609

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا پندرہواں اجلاس

جمعتہ المبارک،19۔جون2015

(یوم الجمع،یکم رمضان المبارک1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں صبح9بج کر10منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانامحمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی الازہری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ﴿٢﴾
وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ﴿٣﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ
فَاعِلُونَ ﴿٤﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿٥﴾ إِلَّا عَلَىٰ
أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٦﴾ فَمَنِ
ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿٧﴾

سورۃ المؤمنون آیات1 تا 7

بے شک ایمان والے رستگار ہوگئے(1)جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں(2)اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑے رہتے ہیں(3)اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں(4)اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں(5) مگر اپنی بیویوں سے یا(کنیزوں سے)جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے) مباشرت کرنے سے انہیں ملامت نہیں(6)اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ(اللہ کی مقرر کی ہوئی حد سے) نکل جانے والے ہیں(7)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب غلام حیدر نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دے بسم لی حیرات ماحول لو   ہم لو درکار ہے روسیٰ یا بیٰ
ایک سیریں بھلک،ایک لوری ڈلک   ہحَ و تاریک ہے زندلی یا بیٰ
اے لوید مسیحا ییری وم کا حال   ییسیٰ لی بھیڑوں سے ابتر ہوا
اس کے لمزور اور بے ہنر ہاتھ سے   پھیین لی چرح نے برتری یا بیٰ
چ میرے دَور میں جرم ہے عیب ہے   بھوٹ حسنِ سیم اَج لاریب ہے
ایک اعزاز ہے جہل و بے راہ روی   ایک ازار ہے اَ ہی یا بی

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 16-2015 پر عام بحث

(---جاری)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سالانہ بجٹ برائے سال 16-2015 پر بحث کا آج آخری دن ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ چار ایام میں ہمارے 106 معزز ممبران نے حصہ لیا ہے تو آج کی لسٹ 38 ممبران کی ہے جس کے بعد محترمہ وزیر خزانہ wind up کریں گی۔ میں سب سے التماس کروں گا کہ اختصار سے اپنی بات کریں اور اصل میں جو تجویز دینا چاہتے ہیں اُس پر زیادہ focus کریں تاکہ دوسروں کو بھی ٹائم مل سکے۔ چونکہ جمعہ کی نماز کا بھی ٹائم ہو جائے گا تو اس کے بعد کسی کو تقریر کا ٹائم نہیں مل پائے گا اس لئے اس سے پہلے پہلے جو کرنا ہے آپ کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے جناب آزاد علی تبسم صاحب!--- موجود نہیں ہیں۔ سردار علی رضا خان دریشک صاحب!--- موجود نہیں ہیں۔ مخدوم سید مرتضیٰ محمود صاحب!--- موجود نہیں ہیں۔ محترمہ فائزہ احمد ملک!--- موجود نہیں ہیں۔ خواجہ محمد نظام المحمود!--- موجود نہیں ہیں۔ محترمہ راحیلہ انور صاحبہ!--- موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد صدیق خان صاحب!--- موجود نہیں ہیں۔ ملک تیمور مسعود صاحب!--- موجود نہیں ہیں۔ ان کا نام اب سب سے پیچھے چلا جائے گا۔ جناب احسان الحق باجوہ صاحب!--- موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد کاشف صاحب!--- موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد نعیم صفدر انصاری صاحب!--- موجود نہیں ہیں۔ محترمہ راشدہ یعقوب صاحبہ ادھر موجود ہیں۔ جی، محترمہ! آپ اپنی بات شروع کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین (محترمہ راشدہ یعقوب): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کے ممبران کو، محترمہ وزیر خزانہ پنجاب ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو محدود وسائل میں یہ عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ اس عوام دوست بجٹ نے وزیر اعلیٰ پنجاب کے معاشی خواب کو حقیقت کا رنگ دے دیا ہے۔

جناب سپیکر! باتیں کہنے اور کرنے میں بہت فرق ہوتا ہے لیکن ہمارے خادم اعلیٰ پنجاب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ جو کہتے ہیں کر کے دکھاتے ہیں۔ لاہور جیسے شہر میں جہاں ٹریفک کا ایک سمندر ہے لیکن انہوں نے قلیل مدت میں یہاں بڑے بڑے bridge کھڑے کر دیئے جن کا منہ بولتا ثبوت آزادی چوک، کلمہ چوک اور میٹرو بس جیسے منصوبے ہیں۔ ان تمام منصوبہ جات کی شفافیت اور ان کی ایمانداری کا اندازہ رجوعہ سادات چنیوٹ کی معدنیات کے منصوبے سے لگایا جا سکتا ہے کہ جسے سابق دور میں حکمرانوں نے لوٹنے کا پروگرام بنایا تو وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف ان کے سامنے ایک آہنی دیوار بن کر ڈٹ گئے، اس قومی دولت کو ان کے حلق سے ہاتھ ڈال کر نکال لیا، اس خزانے کی ایک محافظ کی طرح حفاظت کی اور ان وسائل کو عوام کے سامنے رکھ دیا۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں خصوصی طور پر تعلیم، صحت اور infrastructure پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ معاشی طور پر پسماندہ لیکن ذہین طلباء و طالبات کو معیاری تعلیم دینے کے لئے چودہ دانش سکول قائم کئے گئے اور چار مزید دانش سکول قائم کئے جائیں گے۔ یہ وہ دانش سکول ہیں جن کی تین طالبات جن کا تعلق حاصل پور جیسے پسماندہ علاقہ سے ہے اور انہوں نے لاس اینجلس میں ایک International Science Fair میں participate کیا جہاں پر 70 ممالک کے طلباء و طالبات موجود تھے تو ان بچیوں نے وہاں پر پانچویں پوزیشن حاصل کر کے پاکستان کا نام روشن کیا۔ اپوزیشن ہمیشہ دانش سکولوں پر تنقید کرتی ہے اور میرے خیال میں ان بچیوں کا پاکستان کا نام روشن کرنا یہ طمانچہ ہی تنقید کرنے والوں کے لئے کافی ہے۔

جناب سپیکر! اس معاشرے میں انتہا پسندی کے خاتمہ کے لئے تعلیم کا فروغ انتہائی ضروری ہے اسی لئے اس بجٹ میں کل بجٹ کا تقریباً 27 فیصد تعلیم کے لئے مختص کیا گیا ہے جس میں پسماندہ اضلاع ساہیوال اور میرے اپنے ضلع جھنگ میں یونیورسٹی شاید لوگوں کے لئے ایک خواب کی طرح تھی لیکن اللہ کے فضل سے اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی مہربانی سے آج وہاں پر یونیورسٹی کا قیام حقیقت میں بدل گیا ہے اور ایک independent university کا تحفہ جھنگ کی عوام کو دے دیا ہے جو کہ تعلیمی میدان میں ایک انقلاب کی حیثیت رکھتا ہے۔ 990 ہائی سکولوں میں کمپیوٹر لیب کی تنصیب اور ہزاروں سکولوں میں missing facilities کی فراہمی ہو گی اور بے شمار نئے سکول بنائے جائیں گے۔

جناب سپیکر! صحت کے شعبہ میں کل بجٹ کا 14 فیصد صحت کی بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے مختص کیا گیا ہے جس میں سب سے زیادہ زور پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے دیا گیا تاکہ لوگوں کو جگر جیسے موذی مرض اور دیگر امراض سے بچایا جا سکے۔ لوگوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے 11۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے جبکہ لوگوں کو جگر اور کڈنی کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے ہیلتھ سنٹر قائم کئے جائیں گے، موبائل ہیلتھ یونٹس اور ہیلتھ انشورنس جیسے اقدامات کئے جائیں گے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی کاوش اور کوشش سے تقریباً 8 سے 10 ہزار گریڈ 18 سے 20 تک کے ڈاکٹروں کی اسامیاں پیدا کی گئی ہیں تاکہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ علاج معالجہ کی سہولیات میسر ہو سکیں۔

جناب سپیکر! زراعت کے حوالے سے بھی حکومت پنجاب کسانوں اور کاشتکاروں کو سہولیات مہیا کرنے کے لئے دن رات کوشاں ہے۔ کسانوں اور کاشتکاروں کو آسان اقساط پر بلا سود ٹریکٹر فراہم کئے جائیں گے جبکہ نہروں اور بیراجوں کی مزید بہتری کے لئے ایک خطیر رقم بجٹ میں مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ ملک کو توانائی اور دہشتگردی جیسے بحران درپیش ہیں اور اس سلسلے میں حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان ضرب عضب جیسے جرأت مندانہ آپریشن کے ذریعے دہشتگردی کے ناسور کو کچل رہی ہے اور توانائی کے بحران کو حل کرنے کی غرض سے حکومت پنجاب نے تقریباً 3700 میگاواٹ کے منصوبوں کے لئے اربوں روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے تاکہ توانائی کے بحران کو حل کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! حکومت ایک طرف ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دن رات کوشاں تھی تو ایک طرف بہت سارے ملک دشمن عناصر وطن عزیز کی معیشت کو تباہ کرنے کے لئے منصوبہ بندی کر رہے تھے اور دھرنے دے رہے تھے۔ اس چار ماہ کے دھرنے نے ملک کی معیشت کو ایسا جھٹکا دیا کہ یہاں پر چینی صدر کو ملک میں لانے کی کوششیں کی جا رہی تھیں تو اس دھرنے کی وجہ سے چین کے صدر کا دورہ ملتوی ہوا جس سے پاکستانی عوام کے دلوں کو شدید تکلیف پہنچی اور ملک کی اقتصادی راہداری جیسے منصوبے بروقت پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکے لیکن پھر بھی پاکستان کی دانشمندانہ قیادت، ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب کی دن رات کی کوشش سے چینی صدر کا دورہ ممکن ہو سکا اور پاکستان کے اندر 46۔ارب روپے کی سرمایہ کاری مقدر بنی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سرمایہ کاری سے پاکستان دنیا میں ایشیئن ٹائیگر بن کر ابھرے گا۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین (محترمہ راشدہ یعقوب): جناب سپیکر! پاکستان کا نام دنیا بھر میں بلند ہوگا اور کے پی کے کے چنگیز خانی بجٹ کے بعد وہاں کے عوام پنجاب میں ہجرت کرنے کا سوچ رہے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ جی، چودھری احسان الحق باجوہ صاحب! وقت کا خیال رکھیں کیونکہ ہم نے پہلے بتادیا ہے کہ پانچ منٹ سے زیادہ وقت نہیں ملے گا۔ This I tell you

جناب احسان الحق باجوہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر اور میرے معزز ممبران اسمبلی السلام علیکم۔

جناب سپیکر: وعلیکم السلام۔

جناب احسان الحق باجوہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے بجٹ سیشن میں بولنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے تو میں میاں محمد شہباز شریف اور ان کی ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے غریب پرور اور متوازن بجٹ پیش کیا۔ یہ حقیقت ہے کہ ہمارے ملک کو بہت سے مسائل درپیش ہیں جنہیں حل کرنے کے لئے اس دفعہ سب سے بڑا بجٹ جو تقریباً 1400۔ارب روپے کا رکھا گیا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس بجٹ سے ہمارے ملک کے کافی مسائل حل ہوں گے۔

جناب سپیکر! تعلیم کے فروغ کے لئے تقریباً 310۔ارب روپے اور سالانہ ترقیاتی پروگراموں کے لئے 400۔ارب روپے، صحت کے شعبہ کے لئے 166۔ارب روپے مجموعی طور پر توانائی کے لئے 618۔ارب روپے، چھوٹے کاشتکاروں اور کسانوں کو سبسڈی دینے کے لئے 5۔ارب روپے اور لائیوسٹاک کے لئے 8۔ارب روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس بجٹ کے بعد ہمارے کافی سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! کون کہتا ہے کہ جنوبی پنجاب کو نظر انداز کیا گیا ہے؟ جنوبی پنجاب کے لئے تو بہت بڑا بجٹ مختص کیا گیا ہے اور میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جنوبی پنجاب میں ملتان کے لئے 26۔ارب روپے سے میٹرو بس کا قیام، 30۔ارب روپے سے جنوبی پنجاب کے گیارہ اضلاع میں صاف پینے کا پانی فراہم کرنے کا پروگرام، 150۔ارب روپے سے بہاولپور سولر پارک کا قیام، 167۔ارب روپے سے سڑکوں کی تعمیر ومرمت، 67۔ارب روپے سڑکوں کی سپیشل مرمت اور ملتان میں میاں محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی کا قیام، بہاولنگر میں قائداعظم میڈیکل کالج کا قیام، چولستان میں ایک ارب 30 کروڑ روپے سے

ترقیاتی پروگرام، حاصل پور سے بہاولپور تک 4-ارب 90 کروڑ روپے سے dual carriageway یہاں میں گزارش کرنا چاہتا ہوں جس طرح بہاولپور سے حاصل پور dual carriageway بنائی گئی ہے اسی طرح سے حاصل پور سے براستہ چشتیاں بہاولنگر بھی dual carriageway بنائی جانی چاہئے میں نے last week بھی کہا تھا اس پر فوری کام شروع ہونا چاہئے۔ بہاولنگر سے لاہور تک بھی dual carriageway ہے اور بہاولپور سے حاصل پور تک بھی dual carriageway ہے یہ درمیانی ایک چھوٹا سا ٹوٹا ہے جو dual carriageway نہیں بنا اُس پر فوری کام ہونا چاہئے۔ جنوبی پنجاب سے آنے والے لوگوں کا نہ صرف سفر کم ہوگا بلکہ اُن کے وقت کی بھی بچت ہوگی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جنوبی پنجاب کو زیادہ بجٹ دیا گیا ہے اور جنوبی پنجاب کو oblige کیا گیا ہے۔ ہمارا ضلع بہاولنگر بہت پسماندہ ترین ضلع ہے ہمارے ضلع کی ترقی کا انحصار صرف اور صرف زراعت پر ہے اور زراعت کا انحصار صرف اور صرف پانی پر ہے۔ یہاں میں تھوڑا سا کچھ کہنا چاہوں گا کہ ہمارے ضلع میں پانی نہ ہونے کے برابر ہے لیکن ہم میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہیڈ سلیمانکی کو اپ گریڈ کرنے کے لئے کافی بجٹ دیا ہے جس طرح ہیڈ سلیمانکی اپ گریڈ ہو رہا ہے اسی طرح ہمارے ضلع بھر کی نہروں کی لائننگ کی جانی چاہئے۔ لائننگ کئے جانے سے نہ صرف پانی کا ضیاع ختم ہوگا بلکہ ہمارے کاشتکار خوش ہو جائیں گے اور پانی بھی پورا ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جس طرح قائد محترم میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف جس لگن اور خلوص نیت سے پاکستان کے مسائل حل کرنے میں سنجیدہ ہیں اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ ہماری قیادت کے حریف اور ہمارے مخالف اس بات سے خوف زدہ ہیں کہ پاک چین دوستی سے جس طرح اقتصادی راہداری، 44-ارب ڈالر کا package، گوادر پورٹ کا فعال ہونا اور خاص طور پر گلگت بلتستان میں الیکشن میں کامیابی اور خصوصی طور پر افواج پاکستان کا ہماری قیادت کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہونا اور ہمارے ملک سے دہشتگردی کا خاتمہ ہونا یہ بہت بڑی مثال ہے۔ اب تو انٹرنیشنل سروے کی رپورٹ بھی آچکی ہے کہ ہمارے ملک میں 90 فیصد دہشتگردی ختم ہو چکی ہے یہ بات ثابت کرتی ہے کہ پاکستان اس وقت ایک نئے موڑ پر چل پڑا ہے اور پاکستان نئی سمت میں چل پڑا ہے انشاء اللہ ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری قیادت کے ہوتے ہوئے ایک نیا پاکستان ہم بنائیں گے پی ٹی آئی نہیں بنا سکتی۔ پی ٹی آئی صرف کھوکھلے نعرے لگاتی ہے ہم نیا پاکستان بنائیں گے۔ یہ وہ حقائق ہیں جس پر ہماری قیادت کے مخالف اور حسد کرنے والے پریشان ہیں اگر پی ایم ایل (ن) کی گورنمنٹ اسی طرح ترقی کے یہ

منازل طے کرتی رہی تو انشاءاللہ آنے والے 2018 کے الیکشن میں ہمارے مخالفوں کو پاؤں رکھنے کی جگہ بھی نہیں ملے گی۔یہی وجہ ہے کہ آج کل ہمارے مخالفین ہر وہ حربہ استعمال کر رہے ہیں جس سے ہمارا ملک ترقی نہ کر پائے انشاءاللہ 2018 تک ہماری قیادت کی کاوشوں کی وجہ سے ہمارے ملک میں تقریباً مسائل ختم ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی! شکریہ

جناب احسان الحق باجوہ: جناب سپیکر! آخر میں ایک شعر پڑھوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احسان الحق باجوہ: جناب سپیکر! میں اپوزیشن کو یہ دعوت دیتا ہوں آئیں ہمارے ساتھ مل کر تعمیر و ترقی کی سوچ بنائے اور پاکستان کو آگے لے کر چلیں آخر میں شعر عرض کرنا چاہتا ہوں:

روشن کریں گے اپنے لہو سے ایسے چراغ ہم
بجھ بھی جائیں گے تو اُجالا نہ جائے گا

جناب سپیکر: آپ کی بہت مہربانی! شکریہ۔جی، ڈاکٹر نادیہ عزیز صاحبہ!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اپوزیشن کے ممبر کا ٹائم مجھے دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تقریر کر چکے ہیں۔جی، سردار خالد محمود وارن صاحب!

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! شکریہ۔آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے 16-2015 کے بجٹ پر مجھے بولنے کا موقع فراہم کیا۔سب سے پہلے میں اپنی وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کوں وزیر بنتے، تے سال 16-2015 دا بجٹ پیش کرن دے اتے مبارکباد پیش کرینداں، انہاں دی ٹیم کوں وی خراج تحسین پیش کریندا اں کہ انہاں نے پنجاب دا تے پنجاب دی تاریخ دا سب توں اچھا بجٹ پیش کر کے پنجاب دی عوام دا دل جیت گھدا۔میں اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف داوی شکریہ ادا کریندا اں کہ انہاں نے اپنی پارٹی دے بنیادی اصولاں دے مطابق پاکستان دی عوام دی صحیح ترجمانی کریندے ہویاں 52 فیصد خواتین جیہڑے پاکستان دے اندر رہندیاں ہن انہاں نوں صحیح معنیاں وچ نمائندگی دیندے ہویاں اے حق ادا کیتا اے کہ خواتین کوں وزیر خزانہ دی سیٹ ڈے کے مخالفین دے منہ تے ایک طمانچہ ماریا اے کہ اساں عورتاں دے حقوق دے صرف علمبردار نہیں بلکہ عورتاں دے حقوق ڈیوناں چاہندے آں۔پنجاب دا اہ بجٹ جیہڑا پیش کیتا گیا اے۔۔۔

جناب سپیکر: اردو میں بات کریں، ایسے بات نہ کریں۔

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! اردو وچ صحیح معنے وچ تقریر نہیں تھیندی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ بجٹ پر بات کریں۔

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! یہ میرا ٹائم کاٹ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بولیں آپ۔ اردو میں بات کریں۔

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! سائیں اردو اگر صحیح نہیں آندی تے سرائیکی وچ بول گیاں تے ایندے وچ کوئی حرج نہیں۔

جناب سپیکر: سانوں سمجھ نہیں آئے گی تے اسیں کی کراں گے۔ زبان یار من ترکی و من ترکی نمی جانم۔

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! 16-2015 دے بجٹ دے اندر ساڈے ایوان وچ بیٹھے ہوئے معزز ممبران نے جنوبی پنجاب دے ممبران کوں طعنہ دیندے ہویاں کئی تقریراں کیتیاں لیکن انہاں نے اپنی اکھاں اتے عینک پاتی اوئی ہائی جنہاں کوں جنوبی پنجاب کڈھائی و نجن دا موقع ای نہیں ملا۔

جناب سپیکر: پھر بھی آپ اسی طرح ہیں، پھر آپ بیٹھ جائیں۔ .I am not allowing you

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! میں اردو میں بات کرنے لگا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے لئے میرے قائد اور محترمہ وزیر خزانہ صاحبہ نے میٹرو بس سروس شروع کروائی اور ہمارے مخالفین میٹرو بس کے لئے کہتے ہیں کہ یہ جنگلا بس ہے تو میں اُن کو یہ کہتا ہوں کہ اگر میٹرو بس جنگلا بس ہے تو میرے قائد میاں شہباز شریف کی طرز پر سندھ میں اور خیبر پختونخوا میں یہ آوازیں عوام کی طرف سے کیوں آ رہی ہیں کہ ہمیں بھی میٹرو بس منصوبہ بنا کر دیا جائے؟ ایسے منصوبے بنانے سے میرے قائد میاں محمد شہباز شریف کا اور پنجاب کی عوام کا image بلند ہوا۔ پورے پاکستان میں ہماری جماعت کی مقبولیت اسی میٹرو بس کی وجہ سے ہے۔ آج پورے پاکستان میں آوازیں آ رہی ہیں کہ ہمیں بھی میٹرو بس چاہئے، ہمارے مخالفین عوام میں نہیں رہتے کیونکہ غریب کا بچہ بس میں آتا ہے یہ ہمارے مخالفین لینڈ کروزر پر چلنے والے لوگ ہیں ان کو غریب کی مجبوریوں اور غریب کی سواری کا کیا پتا۔ میرے قائد نے grass roots level پر جا کر اپنی پارٹی کا

مشورہ لے کر میٹرو بس شروع کی ہے اور ملتان میں میٹرو بس کا اعلان کر کے جنوبی پنجاب کی عوام کے دل جیتے اور اسی طرح بہاولپور میں قائداعظم سولر پارک بنا کر توانائی کے بحران کو ختم کرنے کے لئے ایک اور قدم اٹھایا جس سے انہوں نے بہاولپور کی عوام کے دل جیتے۔ وہاں پر غریب آدمی کو روزگار ملا۔ اسی طرح بہاولپور سے حاصل پور تک 77 کلو میٹر کی ڈبل روڈ بنا کر بہاولپور اور بہاولنگر شہر کو ملایا اور وہاں کی عوام کے دل جیتے۔ میں محترمہ وزیر خزانہ کی توجہ ایک سڑک کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو مظفر گڑھ اور بہاولپور کو ملاتی ہے اس کا 52 کلو میٹر کا سفر بنتا ہے۔ ہیڈ پنجند سے ایشیا گھی مل، وزیر صاحبہ اس کو نوٹ کر لیں یہ ہمارے بہاولپور اور مظفر گڑھ کے لوگوں کی ڈیمانڈ ہے اس سے بہاولپور اور مظفر گڑھ کے لوگوں کے لئے فاصلہ کم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ حکم نامے جاری نہ کریں بلکہ اپنی تقریر کریں۔ آپ حکم نامے جاری کرتے ہیں، وزیر صاحبہ کو کیا کہہ رہے ہیں؟ مجھے مخاطب ہوں۔ بڑی مہربانی، آپ کا ٹائم بھی ختم ہو گیا ہے۔

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! دو منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ بس اب آپ wind up کریں۔

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں۔ بنیادی ہیلتھ سنٹر جو صحت کے لئے بہت ضروری ہے وہ میرے حلقے کی یونین کونسل مڈھ پیروا میں نہیں ہے، ایک بنیادی ہیلتھ سنٹر خیر پور ڈاہا کو آر ایچ سی کے لئے اپ گریڈ کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ ایک مڈل گرلز سکول ہے اس کو ہائی سکول کا درجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔ ایک غوث پور مڈل سکول ہے اس کو بھی اپ گریڈ کرنے کی بہت ضرورت ہے تاکہ عوام میں تعلیم کا معیار بلند ہو۔ ہمیں ایک ستلج بیراج پر پل چاہئے، ایک سڑک اسماعیل پور روڈ سے انور حسن چغتائی بستی تک چاہئے، ایک روڈ بستی عالی واں سے امام بارگاہ کی پلی راجن تک چاہئے اور ایک روڈ خیر پور ڈاہا سے بستی اقبال آرائی تک چاہئے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ جی، رانا محمود الحسن صاحب!

رانا محمود الحسن: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں اور میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ پنجاب ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور ان کی تمام ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں تعلیم کے حوالے سے بات کروں گا یہاں بہت سی باتیں ہوئی ہیں اور ایک نعرہ مسلسل لگایا جاتا ہے کہ "تبدیلی آرہی ہے، تبدیلی آئے گی، تبدیلی لے کر آئیں گے"

میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ تبدیلی باتوں سے نہیں آنی بلکہ تعلیم کے ذریعے سے آنی ہے۔ تعلیم کے لئے میاں محمد شہباز شریف نے، میں خاص طور پر ساؤتھ پنجاب کا ذکر کرتے ہوئے کہوں گا کہ 42 سال پہلے جناب ذوالفقار علی بھٹو نے وہاں پر بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی اور بہاولپور میں اسلامیہ یونیورسٹی بنائی۔ اس کے بعد میاں محمد شہباز شریف نے ملتان کو "محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی" دی ہے، انجینئرنگ یونیورسٹی دی ہے، وومن یونیورسٹی دی ہے اور ملتان کے اندر بچیوں کے پانچ نئے ڈگری کالج بنے۔ اس کے علاوہ ہم وہاں پر تین نئی یونیورسٹیاں مزید لانا چاہ رہے ہیں۔ نشتر کالج کو انشاء اللہ میڈیکل یونیورسٹی کا درجہ دلائیں گے، انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی یونیورسٹی اور بہاولپور میں لائیوسٹاک کی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان میں غازی یونیورسٹی، بہاولنگر میں میڈیکل کالج، ساہیوال میں میڈیکل کالج، جھنگ میں نئی یونیورسٹی کا قیام اور ساہیوال میں نئی یونیورسٹی کا قیام۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کی جانب سے جو تنقید ہوتی ہے میں انہیں یہی کہوں گا کہ:

رفاقتوں کے نئے خواب خوشنما ہیں مگر
گزر چکا ہے تیرے اعتبار کا موسم

ان کے پاس خیبر پختونخوا کا صوبہ ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ خیبر پختونخوا کی بات نہ کریں بلکہ بجٹ پر بات کریں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! آپ اپنی بات کریں ایسے نہ کریں۔

رانا محمود الحسن: جناب سپیکر! میں دو مرتبہ قومی اسمبلی کا ممبر رہ چکا ہوں وہاں پر درمیان میں ممبران کبھی بھی cross talk نہیں کرتے۔

MR SPEAKER: Carry on.

رانا محمود الحسن: جناب سپیکر! انہوں نے اس طرح کے چلے ہوئے کارتوس، اس طرح کی سیاسی طوائفیں اکٹھی کی ہیں اور اس طرح کے لوگوں کو اکٹھا کیا ہے کہ جن سے سمجھتے ہیں کہ تبدیلی لے کر آجائیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ نہیں۔ آپ بجٹ پر آئیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کیا یہ بجٹ پر بات کر رہے ہیں؟

رانا محمود الحسن: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کسی ایک بات پر بھی قائم نہیں رہتے۔ جوڈیشل کمیشن کی بات کی پھر اس کو تحقیقاتی کمیشن میں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ بجٹ پر بات کریں۔

رانا محمود الحسن: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ:

میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جن کے سبب
اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ شعروشاعری کرنے آئے ہیں یا بجٹ پر بات کرنے آئے ہیں؟

MR SPEAKER: No cross talk.

رانا محمود الحسن: جناب سپیکر! یہ بارہویں کھلاڑی کے طور پر ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ بجٹ پر آئیں۔

رانا محمود الحسن: جناب سپیکر! افتخار عارف نے کہا کہ بارھواں کھلاڑی بھی کیا عجب کھلاڑی ہے۔ کھیل ہوتا رہتا ہے، شور مچتا رہتا ہے، داد پڑتی رہتی ہے اور وہ انتظار کرتا ہے ایک ایسے لمحے کا، ایک ایسی ساعت کا جس میں حادثہ ہو جائے اور جس میں سانحہ ہو جائے اور جس میں انگلی اٹھ جائے لیکن افتخار عارف تم بھی بارہویں کھلاڑی ہو۔

جناب سپیکر: یہ آپ کیا کر رہے ہیں، آپ بجٹ پر آئیں۔

رانا محمود الحسن: جناب سپیکر! میں آپ کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ economic corridor اس ملک کی تقدیر بدلنے کا فیصلہ ہے۔ الحمد للہ یہ کام میاں محمد نواز شریف کے ہاتھوں سے سرانجام ہونے جا رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنا انقلابی قدم ہے اور یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ممکن ہوا ہے کہ اس ملک میں 46۔ارب ڈالر کی سرمایہ کاری ہونے جا رہی ہے۔ ایک جانب موٹروے بن رہی ہیں اور وہ سب کے سب جنوبی پنجاب سے ہو کر گزر رہی ہیں۔ جو economic corridor بننے جا رہا ہے وہ ان راستوں سے گزر رہا ہے جو بالکل غیر ترقی یافتہ ہیں، جو بالکل پسماندہ علاقے ہیں اور جن کے بارے میں کسی نے نہیں سوچا۔ ہماری قیادت کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ متفقہ طور پر پورے ملک کی قیادت اکٹھی بیٹھی اور انہوں نے بیٹھ کر یہ فیصلے کئے ہیں۔ میں میاں محمد نواز شریف کو اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ تعلیم کے حوالے سے میاں محمد شہباز شریف نے جنوبی پنجاب کے اندر جو اقدامات

اٹھائے ہیں میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گا کہ وہ یقیناً جنوبی پنجاب کے سر سید ہیں اور اب ہم انشاء اللہ نئے افق کھول رہے ہیں۔تبدیلی تعلیم کے ذریعے سے ہی آئے گی، تعلیم کے ذریعے سے ہی ہم اپنی نوجوان نسل کو کامیاب کریں گے اور ہم آگے کی جانب بڑھیں گے۔ہمارا جو corridor تعمیر ہو رہا ہے اس سے ہمارا وسط ایشیائی ریاستوں تک داخلہ ممکن ہو گا اور جو علامہ اقبال کہا کرتے تھے۔

جناب سپیکر:اب پنجاب پر آ جائیں، مہربانی کریں اور اس کو wind up کریں یہ تو سب نے پڑھا ہے۔

رانا محمود الحسن:جناب سپیکر!میں یہی تجویز دوں گا کہ کسان کے لئے بیج، کھاد اور بجلی کے نرخوں پر نظر ثانی کی جائے۔خاص طور پر بیج اور کھاد کی import پر ہر طرح کی ڈیوٹی ختم کی جائے تاکہ یہاں کا کسان خوشحال ہو سکے اور ہم آگے کی جانب بڑھ سکیں۔آپ سے اجازت چاہتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے کہ:

میں زندگی کی دعا مانگنے لگا ہوں بہت
ہو سکے تو ان دعاؤں کو مختصر کر دے
میری زمین میرا آخری حوالہ ہے
میں رہوں نہ رہوں تُو اس کو بارور کر دے
میں اپنے خواب سے کٹ کر جیوں تو میرے خدا
اجاڑ دے میری مٹی کو دربدر کر دے
میرے خدا مجھ کو اتنا تو معتبر کر دے
میں جس مکان میں رہتا ہوں اس کو میرا گھر کر دے

جناب سپیکر:ڈاکٹر نادیہ عزیز صاحبہ!

ڈاکٹر نادیہ عزیز:جناب سپیکر!شکریہ۔میں سب سے پہلے قائد پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گی کہ انہوں نے اتنا خوبصورت، متوازن اور عوام دوست بجٹ پیش کیا۔میں خاص طور پر وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو بھی مبارکباد پیش کرنا چاہوں گی۔یہ بہت خوش آئند ہے کہ آج ہم خواتین میں سے بھی ایک خاتون ایک اہم عہدے پر فائز ہے اور میں ان کو باضابطہ طور پر ان کی اچھی کارکردگی پر مبارکباد پیش کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر!میں سمجھتی ہوں کہ خواتین کا mainstream politics میں آنا اور اس طرح سے work کرنا، میاں صاحب کی encouragement ظاہر کرتی ہے کہ وہ خواتین کو

mainstream politics میں لانا چاہتے ہیں۔ بجٹ پر بہت سارے لوگوں نے باتیں کیں اور تقریر بھی بہت ساری ہوئیں لیکن میں سمجھتی ہوں کہ تقریروں کے اندر تعریف کے ساتھ ساتھ مثبت تنقید بھی ہونی چاہئے اور مثبت تجاویز بھی آنی چاہئیں۔ اگر آپ نے مجھے ٹائم دیا تو I will try my best کہ میں جائز تنقید بھی کروں اور تجاویز بھی دوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹائم سب کا ہے لیکن آپ کو پانچ منٹ کے اندر اندر wind up کرنا پڑے گا تاکہ دوسروں کو بھی موقع مل سکے۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز: جناب سپیکر! میں ایجوکیشن اور ہیلتھ پر بات کرنا چاہوں گی کہ تقریباً اس بجٹ کا 41 فیصد بجٹ ایجوکیشن اور ہیلتھ پر رکھا گیا اور یہ ایک بہت خوبصورت اضافہ ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ جتنا 27 فیصد بجٹ ایجوکیشن کے لئے رکھا گیا ہے اس سے ہمارے چیف منسٹر صاحب کی تعلیم دوست پالیسیاں واضح ہوتی ہیں۔ نئی یونیورسٹیوں کا قیام، نئے کالجوں کا قیام، نئے دانش سکولوں کا قیام اور نئے سکولوں کا قیام، Education Endowment Fund, laptops Schemes اور اس کے علاوہ بہت سی ایسی سکیمیں ہیں جو یہ ثابت کرتی ہیں کہ وزیراعلیٰ کا focus تعلیم پر ہے۔ یہ چیز بھی ظاہر ہے کہ وہ ہر مہینے خود ایجوکیشن کا جائزہ لیتے ہیں۔ اس طرح سے اگر میں ہیلتھ پر بات کروں کیونکہ میں خود بھی ہیلتھ میں ایک ممبر کے طور پر کام بھی کر رہی ہوں تو جس طرح Health Sector Reform Road Map پر کام ہو رہا ہے وہ قابل قدر ہے۔ اس سے پہلے بھی ہیلتھ پر focus کیا گیا لیکن پچھلے سال بھی جس طرح سے ہیلتھ پر focus کیا گیا اور باقاعدہ ٹیمیں بنائی گئیں، اس میں ماہرین ڈاکٹرز کو include کیا گیا، ہماری سول سوسائٹی کے لوگوں کو include کیا گیا اور اب اس پر properly implement ہو رہا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ جس طرح سے BHUs, RHCs, DHQ اور THQ کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے اور ان کی missing facilities کو دور کیا جا رہا ہے جس طرح سے ادویات کی خریداری کے لئے شفاف طریقہ adopt کیا جا رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ مجھے پورا یقین ہے کہ جس جذبے اور وژن کے ساتھ ہم لوگ اپنے قائد کی سربراہی میں آگے بڑھے ہیں ہم رواں سال کے آخر میں اپنے بہت سارے goals achieve کریں گے۔ اگر میں ہیلتھ انشورنس سکیم کا ذکر نہ کروں تو غلط ہوگا۔ ہیلتھ انشورنس سکیم کے لئے تقریباً اڑھائی ارب روپے مختص کئے گئے اور یہ آٹھ اضلاع میں launch کی جا رہی ہے اور آٹھ اضلاع کے لوگوں کو ہیلتھ انشورنس دی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ بھی وزیراعلیٰ کا وژن ہے کہ وہ لوگ جو اپنا علاج نہیں کرا سکتے ان کا حکومتی سطح پر علاج کرایا جائے گا۔ ایک اور بہت خوبصورت اضافہ پاکستان کڈنی لیور ٹرانسپلانٹ انسٹیٹیوٹ ہے جو وقت کی ضرورت ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ اس انسٹیٹیوٹ کا قیام ایک اہم پراجیکٹ ہے جس کے لئے 3۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ وہ لوگ جو بیرون ملک علاج کے لئے جاتے تھے اور کروڑوں روپیہ حکومت کا خرچ ہوتا تھا اور لوگوں کے بھی خرچ ہوتے تھے تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کو یہاں پر ہی پاکستان اور پنجاب کے اندر یہ health facilities میسر ہوں گی۔ حتیٰ کہ ان کا مفت علاج بھی یہاں پر ہوگا۔ اس کے علاوہ موبائلز ہیلتھ یونٹس ہیں، ہماری ڈسپنسریز ہیں اور بیش بہا ایسے منصوبے ہیں جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وزیراعلیٰ کا health directly focus پر بھی ہے۔ ہمارا صاف پینے کے پانی کا پراجیکٹ ہے جو 70۔ارب روپے سے زیادہ کا ہے۔ میں ایک بات اور ضرور کرنا چاہوں گی کہ یہاں پر جب یہ حکومت 2013 میں تشکیل پا رہی تھی تو سب سے بڑا energy problem crisis تھا اس energy crisis کو میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے properly address کیا ہے۔ ہمارے نئے کوئلے سے چلنے والے پراجیکٹس اس وقت کام کر رہے ہیں۔ گیس سے چلنے والا نیا پاور پراجیکٹ چل رہا ہے، ہائیڈرل پاور پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے، قائداعظم سولر پاور پارک پر کام ہو رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ مجھے یقین ہے کہ ہمیں جو energy crisis کا mandate ملا تھا اگر ہم اسی جذبے اور وژن کے ساتھ چلتے رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اپوزیشن کو اگلے دس برس یہاں پر آنے کا موقع نہیں ملے گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی، بہت شکریہ

ڈاکٹر نادیہ عزیز: جناب سپیکر! مجھے تھوڑی سی تعریف کے بعد اور بھی بات کر لینے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ مشکل۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز: جناب سپیکر! آپ مجھے دو منٹ اور دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ دو منٹ ہو ہی نہیں سکتے۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز: جناب سپیکر! یہ بڑا important issue ہے وہ میں discuss کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ دوسروں کا بھی ٹائم ہے انہوں نے بھی بولنا ہے۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز: جناب سپیکر! لوگ تو زیادہ نہیں ہیں اگر آپ مجھے دو منٹ اور دے دیں تو ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا صاحبہ سے ایک request بھی کرنا چاہوں گی کہ ہمارے جو بڑے اربوں روپے کے پراجیکٹس ہوتے ہیں ان کا تو forward through نہیں ہوتا وہ تو چھ یا نو مہینے میں complete کر لئے جاتے ہیں لیکن جو ہمارے چھوٹے پراجیکٹس ہوتے ہیں اور ہمارے چھوٹے ڈسٹرکٹ کے پراجیکٹس ہوتے ہیں جن کا تخمینہ دس لاکھ یا پندرہ لاکھ یا بیس لاکھ کا ہوتا ہے ان کو چار سال پر محیط کر دیا جاتا ہے۔ یہ اس چیز پر توڑا سا سوچیں اور یہ پراجیکٹس کم از کم۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کے ساتھ علیحدہ بیٹھ کر بات کر لیں۔ بہت شکریہ۔ جی، ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام اپنے بہن اور بھائیوں کو رمضان کریم کی مبارکباد پیش کرتی ہوں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ مہینہ ہم سب کے لئے اور ہمارے ملک کے لئے بابرکت ثابت ہو۔ بجٹ حکومت کی آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ ہوتا ہے۔ اس میں مختلف منصوبے بنائے جاتے ہیں جو کہ ملک کی معاشی ترقی کی رفتار میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ حکومت پنجاب کا 16-2015 کا بجٹ انتہائی محنت سے اور تمام شعبوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بنایا گیا ہے۔ ان نامساعد حالات میں اس سے بہتر بجٹ بن ہی نہیں سکتا تھا اس پر میں وزیراعلیٰ پنجاب اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ میں تمام ڈیپارٹمنٹس کے بارے میں کچھ مختصراً بیان کرنا چاہوں گی۔ تعلیم، تعلیم کی بنیادی اہمیت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ تعلیم میں سرمایہ کاری نسلوں میں سرمایہ کاری کے مترادف ہے۔ تعلیم ہی انسان کو باہم عروج پر پہنچاتی ہے اور علم سے ہی انسان کو فرشتوں پر برتری دی گئی۔ ہماری حکومت نے تعلیم میں 310۔ ارب روپے کی رقم مختص کی ہے۔ یہ کوئی مذاق نہیں ہے، آج تک کسی بھی حکومت نے ایجوکیشن کو اتنی فوقیت نہیں دی تھی۔ یہ کریڈٹ اسی حکومت کا بنتا ہے کہ 27 فیصد بجٹ تعلیم کے لئے رکھا گیا ہے اور یہ پاکستان کی تاریخ میں ایک ریکارڈ ہے۔ کسی عمارت کی بنیادیں جتنی مضبوط ہوں گی وہ عمارت اتنی ہی دیرپا ہوگی۔ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے basic education پر زیادہ توجہ دی گئی ہے۔ میری مراد سکولوں سے ہے۔ سکولوں کے لئے مختص رقم سے نہ صرف پرانے سکولوں کو مزید تعلیمی سہولیات فراہم کی جائیں گی بلکہ پانچ سو نئے سکول کھولے جائیں گے اور پانچ ہزار سکولوں کو شمسی توانائی فراہم کرنے کا منصوبہ ہے۔ ہائر سیکنڈری سکول میں آئی ٹی لیب کا قیام وزیراعلیٰ کے وژن کی غمازی کرتا ہے کیونکہ موجودہ تیزی کے ساتھ ترقی کرتے ہوئے دور میں آئی ٹی لیب کا قیام بہت ہی خوش آئند ہے۔ ہمارے طالب علم خاص طور پر جو

گورنمنٹ سکولوں اور کالجوں میں پڑھتے ہیں وہ اس سے مستفید ہوں گے۔ بجٹ میں تعلیم کے شعبے میں اٹھائے گئے حکومتی اقدامات قابل تحسین ہیں لیکن اس ضمن میں میری کچھ تجاویز بھی ہیں جو کہ ان اقدامات کو زیادہ مؤثر بنا سکتی ہیں۔ مثلاً افرادی قوت کی منصوبہ بندی کو صوبے میں متعارف کرانے کی ضرورت ہے اس مقصد کے لئے موجودہ افرادی وسائل کو بھرپور انداز میں منظم کرنے اور ترقی دینے کی ضرورت ہے۔ میری حکومت سے درخواست ہے کہ وہ مستقبل کی افرادی قوت کا ضرورت کے مطابق اندازہ لگائے اور تعلیمی نظام کو اس کے مطابق ڈھالا جائے۔ گورنمنٹ نے جو TEVTA کی طرف توجہ دی ہے تاکہ ہنر مند لوگ پیدا کئے جا سکیں۔ اس ادارے کو مزید فعال بنانے کی ضرورت ہے۔ جس طرح چائنا نے اپنی آبادی سے فائدہ اٹھایا، انہوں نے basic education کے ساتھ ساتھ ہنر مندی کی تعلیم دی۔ چائنا جو کہ بالکل زیر زمین ہی سمجھیں، اب وہ اس وقت سپر پاور بن چکا ہے۔ ان کی معیشت جو اتنی تیزی سے بڑھ رہی ہے وہ صرف اور صرف انہی وسائل کی وجہ سے ہے۔

جناب سپیکر! وقت کم ہے اس لئے میں تیزی کے ساتھ بیان کر رہی ہوں ورنہ میں چاہتی تھی کہ detail میں جاؤں۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے پتا ہے۔ میں اس بات کو جانتا ہوں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! معاشی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے میں ایک صحت مند معاشرہ کردار ادا کر سکتا ہے، وزیر اعلیٰ پنجاب کی خواہش ہے کہ پنجاب میں ہر شہری کو صحت کی بہترین، جدید سہولیات میسر ہوں اور ان کو وہ سہولیات door step تک پہنچائی جائیں۔ صحت کے شعبے میں بھی 166.13-ارب روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے جو کہ کل بجٹ کا 14 فیصد بنتا ہے اور یہ پچھلے سال کے مقابلے میں 15 فیصد زیادہ ہے۔ اس سے ہسپتالوں میں مفت ادویات اور جدید سہولیات کی فراہمی کی جائے گی۔ ایم آئی آر اور سٹی سکین جو کہ پہلے ہی ہو رہا ہے اب تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں یہ سہولت فراہم کی جائے گی۔ صحت، خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات کی فراہمی، پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ لاہور کے قیام کا فیصلہ، ہیلتھ انشورنس سکیم کے اجراء کا فیصلہ، یہ سہولت شروع میں آٹھ اضلاع میں مہیا کی جائے گی۔ اس طرح حکومت پنجاب نے شعبہ صحت کی بہتری کے لئے کچھ اور اقدامات بھی کرنے ہیں۔ اس میں بہاولنگر، بھکر اور اٹک میں نئے میڈیکل کالجز کا قیام شامل ہے۔ لاہور میں کینسر ہسپتال، ملتان میں کینسر ٹریٹمنٹ سنٹر، گوجرانوالہ، راولپنڈی، بہاولپور میں بچوں کے ہسپتال قائم کئے جا رہے ہیں۔ مریدکے میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کا کیمپس قائم کرنا، پیڈیاٹرک کارڈیالوجی اینڈ کارڈیک سرجری

اور فیصل آباد میں جنرل ہسپتال کا قیام شامل ہے۔اس کے علاوہ ٹی ایچ کیو، ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں جدید سہولیات کی فراہمی شامل ہے جو کہ ہماری حکومت کا احسن قدم ہے۔اسی طرح فاطمہ جناح میڈیکل کالج یونیورسٹی فار وومن کا قیام بھی اتنا ہی خوش آئند ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہوگی کہ اس کے لئے علیحدہ سے بجٹ مختص کیا جائے،اس کے علاوہ ڈاکٹروں کو سپیشل الاؤنسز دیئے جائیں اور ان کو کام کرنے کے لئے بہترین سہولیات دی جائیں۔اب میں توانائی کے متعلق جلدی جلدی بات کرتے ہوئے صرف اتنا بتا رہی ہوں کہ اس وقت چائنا نے 360۔ارب کی سرمایہ کاری کرنی ہے مگر اس کے باوجود حکومت نے 31۔ارب روپے کا بجٹ اس مد میں بھی رکھا ہے۔سب سے زیادہ خوشخبری کی بات یہ ہے کہ پنجاب یونیورسٹی میں کوئلے سے بجلی پیدا کرانے کے لئے ایک اہم ادارہ فعال ہو چکا ہے،اس کے لئے بھی وزیر اعلیٰ نے سپیشل فنڈز رکھے ہیں۔اس کے علاوہ لوکل سطح پر یعنی آپ کی پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس میں بھی کول ٹیکنالوجی سے بجلی پیدا کی جا رہی ہے۔معاشی اقدامات تو بہت ہیں وزیر اعلیٰ صاحب نے اس پر بھرپور توجہ دی ہے۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی، شکریہ۔تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! آخر میں یہ گزارش کروں گی کہ تنخواہوں میں پندرہ فیصد اضافہ کیا جائے، لوگ مہنگائی کی وجہ سے مر رہے ہیں،اس کے علاوہ آپ کی جو ٹیم ہے، پنجاب اسمبلی کے جو ایم پی ایز ہیں ان کی تنخواہوں میں اضافہ کرکے عید کی خوشخبری دی جائے کیونکہ وہ آپ کی ٹیم ہے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ان کو بھی خوشخبری دیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔اللہ بہتر کرے گا،اللہ تعالیٰ تمام معاملات کو بہتر کرے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! آخر میں، میں وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف اور میاں شہباز محمد شریف کی کوششوں کو سراہتے ہوئے ان کو appreciate کروں گی۔

جناب سپیکر: میاں محمد اسلام اسلم صاحب!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔چودھری فقیر حسین ڈوگر صاحب!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔جناب اویس قاسم خان صاحب!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔خواجہ محمد وسیم صاحب!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔جی، چودھری اشفاق احمد صاحب!

چودھری اشفاق احمد:

نحمدو و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO ایاک نعبدہ و ایک الستعین O

نہایت ہی واجب الاحترام سپیکر صاحب! السلام علیکم۔ سب سے پہلے تو میں آپ کو اور اپنے معزز ممبران کو ماہ رمضان کی آمد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میری دعا ہے کہ اس نیک مہینے میں ہم زیادہ سے زیادہ نیکیاں سمیٹیں۔ اس کے بعد میں وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور ان کی ٹیم بالخصوص میں اپنی وزیر خزانہ کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس ماحول میں اتنی دلیری سے تقریر کی اور بجٹ پیش کیا۔

جناب سپیکر! میرا تعلق جنوبی پنجاب کے ضلع لیہ سے ہے، یہاں میں نے بجٹ کی بحث کے دوران اپنے لیہ کے ایک معزز ممبر جن کا تعلق پیپلز پارٹی سے ہے ان کی تقریر میں نے سنی ہے تو انہوں نے بارہا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کسی کا نام نہ لیں اگر آپ اپنی کوئی تجویز دینا چاہتے ہیں تو دیں، آپ جو کہنا چاہتے ہیں اپنی بات کرنا چاہتے ہیں وہ کریں۔

چودھری اشفاق احمد: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ انہوں نے محترمہ وزیر خزانہ کو لیّہ آنے کی دعوت دی کہ آپ لیّہ آئیں، ہیلتھ سیکٹر کی بات کی، ایجوکیشن سیکٹر کی بات بھی کی اور کالجوں کی بات بھی کی کہ وہاں پر کوئی کالج ہے اور نہ ہی ہیلتھ میں کوئی چیز ہے۔ میں اس کی وضاحت بھی کر دیتا ہوں بلکہ میں قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ آئیں اور لیّہ کو دیکھیں، وہ لاہور کے متعلق بار بارہا کہہ رہے تھے کہ تخت لاہور، اگر اپوزیشن لیڈر لیہ کو جاکر دیکھیں تو وہ پھر لیہ کو بھی تخت لیہ کہیں گے۔ انہوں نے کالجز کی بات بھی کی تھی، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر female کے لئے گورنمنٹ ڈگری کالج کی تعداد 9 ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر کوئی کالج نہیں ہے اور بوائز کالج اس وقت چھ ہیں، بوائز کالجز فار کامرس چار ہیں اور کامرس گرلز کالج ایک ہے۔

جناب سپیکر! آپ اس چیز سے اندازہ لگالیں کہ وہاں پر ایجوکیشن سیکٹر کے 36 اضلاع میں سے ہمارا چھٹا نمبر ہے۔ جو لوگ ایجوکیشن سیکٹر کی مانیٹرنگ کرتے ہیں ان کے مطابق ہمارا ضلع لیہ کا چھٹا نمبر ہے۔ اسی طریقے سے انہوں نے ہیلتھ سیکٹر کی بات بھی کی تھی، ہیلتھ سیکٹر میں ہماری وہاں تین تحصیلیں

ہیں۔اس کے علاوہ ٹی ایچ کیو ہسپتالوں کی تعداد پانچ ہے، رورل ہیلتھ سنٹروں کی تعداد تین ہے، بیسک ہیلتھ سنٹروں کی تعداد 39 ہے۔اسی طریقے سے میں آپ کو ایک خاص بات بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملحقہ اضلاع جس میں صوبہ سرحد کا ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان کی تحصیل تونسہ شریف ہے۔آپ وہاں کا ریکارڈ چیک کر سکتے ہیں کہ وہاں کے مریض ہمارے ہاں لیہ میں آتے ہیں اور سارا treatment لیّہ سے لیتے ہیں۔الحمد للہ ہمارے لیہ میں جتنی اچھی سرجری ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ پورے جنوبی پنجاب میں کسی جگہ نہیں ہوتی ہوگی۔ہمارے معزز ممبر بار بار وزیر خزانہ کو لیّہ کی دعوت دے رہے تھے تو میں پھر ایک مرتبہ قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ آئیں اور آکر چیک کریں۔وہاں الحمد للہ ہمارے لیہ میں بڑی ترقی ہو رہی ہے اور اس دفعہ کی آپ budget book دیکھ لیں، جس طرح پہلے بجٹ میں گجرات، گجرات، گجرات ہوتا تھا اس دفعہ ہمارے لیہ کے متعلق دیکھ لیں کہ سب سے زیادہ منصوبے لیہ سے متعلق ہیں۔میں اپنے حلقے کی بات کروں گا کہ میرے حلقے میں وزیر اعلیٰ نے ایک بڑا زبردست منصوبہ رکھا ہے۔جس روڈ پر انڈسٹری لگی ہوئی ہے وہاں پر انہوں نے 3۔ارب 37 کروڑ روپے کا فنڈز مہیا کیا ہے۔میرے خیال میں یہ جنوبی پنجاب کے لئے بہت بڑا منصوبہ ہے، اس کے ساتھ ہی میں اپنی تقریر کا اختتام کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔سردار علی رضا خان دریشک!

سردار علی رضا خان دریشک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! شکریہ۔میں بجٹ 16-2015 پر اپنی بات کرنے سے پہلے وزیر موصوفہ کی توجہ بجٹ 15-2014 کی طرف لے کر جاؤں گا۔میرا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے اور میرا خیال ہے کہ جنوبی پنجاب کے بھی سب سے پسماندہ ضلع راجن پور ہے۔اس بجٹ میں 345 بلین روپے اے ڈی پی میں رکھے گئے تھے اور اس میں سے 190 بلین خرچ ہوا ہے جو کہ ڈویلپمنٹ کے بجٹ کا allocated 55,50 فیصد بنتا ہے۔اگر میں جنوبی پنجاب کی طرف آؤں تو ہماری utilization صرف 25 فیصد ہے۔میں پھر اس بات کو repeat کرتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کے ڈویلپمنٹ بجٹ کی utilization is just 25 percent. کاغذوں میں یہ بجٹ رکھا جاتا ہے اور اس کے بعد جب utilization کی باری آتی ہے تو یہی بجٹ re-appropriate کر کے نارتھ والی سائیڈ پر آجاتا ہے۔اس طرح ضمنی بجٹ 15-2014 کے متعلق عرض کروں گا اور ڈاکٹر صاحبہ سے سوال ہوگا کہ یہ کن رولز کے تحت ضمنی بجٹ 15-2014 میں وزیر اعلیٰ کی طرف سے directives آئے اور سینکڑوں کی تعداد میں آ رہے ہیں۔Rules and regulations کو bypass کر کے یہ

بجٹ خرچ کیا جا رہا ہے۔ متوازن بجٹ کا دعویٰ کرنے والے، اس کو بھی چھوڑ دیں میں پہلے یہ گزارش کروں گا کہ اپنے laws کی پاسداری تو کر لیں، قانون کے مطابق تو بجٹ کو بنا لیں۔ ہمارے ساتھ شروع سے یہ ہو رہا ہے، میں نے پچھلے سال بھی یہی بات کی تھی کہ ہمارے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ جنوبی پنجاب کے لئے کاغذوں میں بجٹ رکھا جاتا ہے اور اس کے بعد اس کو re-appropriate کر کے کبھی لاہور رنگ روڈ میں آ جاتا ہے کبھی یہ ایل ڈی اے میں شامل ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر ایسا کیوں ہے؟ مجھے اس کا جواب دیا جائے، اسی طرح سے اس دفعہ جو ہمارے ساتھ کیا گیا ہے، میرے معزز بھائیوں اور بہنوں نے بہت خوبصورت انداز میں اور بہت خوشامدی انداز میں بجٹ پر بات کی۔ اس دفعہ کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا volume 400۔ ارب روپے ہے جس میں سے جنوبی پنجاب کا share جو ہے .That is 36 percent مجھے ڈاکٹر صاحبہ! sector vise 36 بتا دیں کہ وہ کتنا بن رہا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ میں نے بجٹ دیکھا ہے، اب تو ہمیں کاغذوں میں بھی پورا بجٹ نہیں دیا جا رہا 36 فیصد جو بولا گیا ہے اس کو اگر آپ sector vise دیکھ لیں تو ہمارا وہ بھی پورا نہیں ہو رہا۔ اس دفعہ جنوبی پنجاب کو جو سب سے بڑا تحفہ دیا گیا ہے میرے خیال میں جو ہمارا میگا پراجیکٹ ہے that is Metro اگر خدا لگتی بات پوچھیں ایوان اقتدار جو ملتان سے belong کرتا ہے ان کی خواہش ہے کہ میٹرو بنے نہ وہاں کے لوگوں کی خواہش ہے۔ ہمارے مسائل different ہیں، ہمارے پاس پینے کا پانی نہیں ہے، ہمارے پاس basic necessities نہیں ہیں فلڈ آتا ہے تو ہماری مائیں بہنیں سڑکوں پر آ جاتی ہیں۔ خدارا اس ایوان کو کس وقت luxury اور necessities کا فرق نظر آئے گا؟ یہ luxury ہے۔ ہمارا مسئلہ ٹریفک یا ٹرانسپورٹ نہیں ہے بلکہ ہمیں زندگی کی بنیادی سہولیات تو فراہم کی جائیں۔

جناب سپیکر! میں میٹرو کے merit یا demerit پر نہیں جاتا میں اس سے پہلے ڈسٹرکٹ ناظم بھی رہا ہوں میں بات کرتا ہوں تو کہتے ہیں کہ ذاتیات پر آ گئے، اگر وہاں پر ہمارا کوئی ناظم کہہ دیتا کہ کچی سڑک بنا دیں تو ہمارے ڈی سی او صاحب کہتے تھے کہ یہ feasible ہی نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ کیا میٹرو کے منصوبہ کا cost and benefit analysis نکالا گیا ہے؟ اگر اس کا cost and benefit analysis نکالا جائے تو میری اپیل ہے کہ یہ منصوبہ sustainable ہی نہیں ہے، یہ منصوبہ feasible ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: راجن پور میں میٹرو چلا رہے ہیں؟

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! ہمارا حق مار کر چلایا جا رہا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ ملتان کو جنوبی پنجاب کا 19-ارب روپیہ دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! میری گزارش سنیں راجن پور کو تو پاکستان کا حصہ ہی نہیں سمجھا جاتا۔

جناب سپیکر: کس نے کہا کہ پاکستان کا حصہ نہیں سمجھا جاتا؟

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! اتنی جلدی کیا ہے؟ مجھے بات تو پوری کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! اتنی جلدی کیا ہے؟ دیکھیں اب Orange Line بنائی گئی، مان لیا آپ cost and benefit analysis کو چھوڑ دیں luxury and necessities کے فرق کو بھی نظر انداز کر دیں۔ میری اپیل یہ ہے کہ آپ نے ابھی جو Orange Line بنائی اس میں حکومت کی کیا مجبوری تھی کہ ایک چائنیز Marin Co. کو single line کنٹریکٹ دیا جا رہا ہے کوئی competition نہیں ہے اور اس کمپنی کو کنٹریکٹ دیا جا رہا ہے جس کا ٹرینوں میں کوئی experience ہی نہیں ہے جو Defence line کی کمپنی ہے۔ چلیں یہ بھی آپ لوگوں کو مبارک ہو۔

جناب سپیکر: آپ کا ٹائم ختم ہو جائے گا۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں لیکن یہ درمیان میں بول رہے ہیں۔ حکومت نے صاف پانی کے لئے 11-ارب روپے مختص کئے ہیں میرا سوال یہ ہے کہ اس سے پہلے جو 5-ارب روپے مختص کئے گئے تھے وزیر صاحبہ مجھے اس کی تفصیل بتا دیں کہ وہ کہاں لگائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ کو بتائیں گی۔ آپ ان سے direct question نہ کریں بلکہ آپ مجھ سے بات کریں۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! میں بتا رہا ہوں کہ پچھلے 5-ارب روپے میں سے بھی پیسے re-appropriate کر کے لاہور کی رنگ روڈ میں ڈالے گئے ہیں۔ یہ ظلم ہے، ہم کہتے ہیں کہ رنگ روڈ بنے آپ لاہور کو پیرس بنا دیں لیکن راجن پور کے لوگوں کو کم از کم جینے کا حق ضرور دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ لاہور والوں کو بات کرنے کا حق دیں۔ آپ کی مہربانی۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! آپ بجٹ اٹھا کر دیکھیں کہ 2005 کے وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور اور جنوبی پنجاب کے جتنے منصوبے ہیں وہ ابھی بھی مکمل نہیں ہوئے، جو منصوبے 2007 سے چل رہے ہیں وہ بھی مکمل نہیں ہوئے لیکن لاہور، فیصل آباد اور راولپنڈی کا کوئی منصوبہ ہوتا ہے تو وہ ایک ایک سال میں مکمل ہو جاتا ہے۔ خدارا ہم کچھ نہیں مانگتے۔۔۔

معزز خواتین ممبران حزب اقتدار: جناب سپیکر! ان کا ٹائم ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: آپ ایسے نہ کریں۔ time is for all جو ٹائم دوسروں کا ہے وہی ان کا ہے۔ سردار صاحب! پلیز wind up کریں آپ کی بڑی مہربانی۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! آپ میری عرض سن لیں کہ دانش سکول کیا ہے۔

"دانش سکول ہے آگے دوڑ تے پیچھے چوڑ"

جناب سپیکر: دانش سکول جن کا ہے آپ کو پتا ہی ہے۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں، دانش سکول میں جو existing system ہے آپ اسے دیکھ نہیں رہے آپ صرف یہ دیکھ لیں کہ۔۔۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میں سن رہا ہوں، بڑی مہربانی۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! میڈم آپ کی باری آئے گی تو بات کر لینا۔ جناب! آپ construction کے issues کو ہی اٹھا کر دیکھ لیں۔ بھائی! آپ اتنی جلدی جلدی construction کروا رہے ہیں آپ خود دیکھ لیں کہ دانش سکولز کی کتنی انکوائریاں چل رہی ہیں۔ وزیر موصوفہ نے یہاں پر قائداعظم سولر پارک کا ذکر کیا اور ایسے کہا کہ جیسے پتا نہیں جنوبی پنجاب کے لئے کیا کر دیا ہے۔ میری submission یہ ہے کہ آپ لوگ ہمارے غریب عوام کے ٹیکسوں کے پیسوں کو ضائع کر رہے ہیں آپ اس کا third party analysis کرائیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی

سردار علی رضا خان دریشک: وزیر صاحبہ! یہ منصوبہ ڈگریز پر viable ہے اور وہاں پر 40 ڈگری ہے۔ آپ اس کا third party analysis کرائیں سب کچھ سامنے آ جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! راجن پور سے سوئی گیس گزر رہی ہے لیکن وہاں کی عوام کو نہیں مل رہی اور ہماری بات بھی نہیں سنی جاتی۔

جناب سپیکر: آپ کی جو جائز بات ہو گی وہ کیوں نہیں سنی جائے گی، ضرور سنی جائے گی۔ جناب طارق مسیح گل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! آج اس ایوان کے اندر سب سے پہلے اپنے رب کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے خدا کو سامنے رکھتے ہوئے اس ایوان کے اندر بیٹھے ہوئے تمام ممبران کی اور آپ کی سلامتی چاہتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ 16-2015 کا بجٹ پیش کرنے والی محترمہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بڑے ہی مدبرانہ اور بڑے ہی اچھے انداز میں یہ بجٹ جو 1447.2 ارب روپے پر محیط ہے اس ایوان کے اندر پیش کر کے پنجاب کی پبلک کو سہولیات میسر کر کے، غریب عوام کی بھلائی کے لئے، ان کی تعلیم کے لئے، ان کی بے روزگاری کے خاتمے کے لئے یہ بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ میں اس پر اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف اور ان کی ساری ٹیم کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آج یہ جو بھائی اپوزیشن کے بنچوں پر بیٹھ کر یہ بات کہتے ہیں کہ یہ بجٹ غریب کا بجٹ نہیں ہے، یہ بجٹ مزدور کا بجٹ نہیں ہے، یہ بجٹ بے روزگاری کے خاتمے کا بجٹ نہیں ہے تو یہ بات کان کھول کر سن لیں کہ میری بہن نے قائداعظم بانی پاکستان کے نام سے ایک پارک کا ذکر کیا تو [**********]*

جناب سپیکر: ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔ کسی کا نام لے کر بات نہیں کرتے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! یہاں پر قائداعظم محمد علی جناح کا نام لیا گیا، یہاں پر بانی پاکستان کا نام لیا گیا میں کہتا ہوں کہ جتنی مرضی محنت کر لیں، جتنے مرضی دھرنے دے لیں، جتنا مرضی شور کر لیں خدا کی قسم اس طرح کا نام ان کے اس بندے کا نہیں آئے گا جس کا یہ خواب ہے کہ رات کو سو جاؤں صبح دھرنا ہو جائے اور پرسوں میں وزیراعظم بن جاؤں۔ یہ وزیراعظم کا خواب پورا نہیں ہوگا۔ جب تک قائداعظم محمد علی جناح بانی پاکستان ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترم! آپ بجٹ پر آئیں، بجٹ کی بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! آپ کو ان کے نام سے درد نہیں ہونا چاہئے اور آج یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ میرے قائد میاں محمد نواز شریف جس جوانمردی، جس ایمانداری اور جس جانفشانی سے اس ملک کی خدمت کر رہے ہیں اس لئے آج خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا نام لینے سے ان لوگوں کے پیٹ میں درد ہوتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایسے نہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب طارق مسیح گل): جناب سپیکر! میں آج یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف ایک دیوانگی کی حد کراس کرتے ہوئے اپنی پبلک کی، پنجاب کی عوام کی خدمت کر رہے ہیں تو آج یہ بتانا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ یہ بجٹ غریب کا بجٹ ہے اور یہ بجٹ، مزدور کا بجٹ ہے۔ ان کی فلاح و بہبود کے لئے اس بجٹ کا اعلان کیا گیا ہے۔ میں آج یہ بتانا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ میرے قائد نے شعبہ تعلیم کے لئے 310۔ارب روپے مختص کئے ہیں جو کہ کل بجٹ کا 27 فیصد بنتا ہے۔ اس طرح ہم نے تعلیم کے میدان میں گاڑی کو پہیے لگا دیئے ہیں تاکہ غریب کا بچہ تعلیم حاصل کر سکے۔ حزب اختلاف کو دانش سکولوں کا بڑا درد ہوتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ دانش سکول نہیں ہونے چاہئیں۔ کیا اس لئے دانش سکول نہ بنائیں کیونکہ وہاں پر غریب اور مسکین کا بچہ پڑھتا ہے؟ آپ کو درد اُٹھے گا، آپ کو تو تکلیف ہوگی اس لئے کہ میرے قائد خادم اعلیٰ پنجاب نے ہمیشہ اچھے کام کرنے کی قسم کھا رکھی ہے اور آپ لوگوں نے اس کی نفی کرنے کی قسم کھا رکھی ہے۔

جناب سپیکر: طارق مسیح گل صاحب! آپ کا وقت ختم ہو گیا اس لئے wind up کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب طارق مسیح گل):جناب سپیکر!یہ بجٹ میاں محمد شہباز شریف کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔ میں آج یہ بتانا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے لئے46۔ارب ڈالر کاpackageدھرنا سیاست کرنے والوں کو ہضم نہیں ہو رہا۔۔۔

جناب سپیکر:طارق مسیح گل صاحب!آپ کا وقت ختم ہو گیا اس لئے تشریف رکھیں۔اگلے مقرر چودھری محمد اشرف صاحب ہیں۔ میں نےfloorچودھری صاحب کو دے دیا ہے اس لئے آپ بیٹھ جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب طارق مسیح گل):جناب سپیکر!مجھے ایک منٹ بات کر لینے دیں۔ میں اقلیتوں کے حوالے سے کچھ تجاویز دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر:نہیں۔ میں نےfloorچودھری محمد اشرف صاحب کو دے دیا ہے۔آپ کے پیچھے مقرر کھڑے ہیں اس لئے تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب طارق مسیح گل):جناب سپیکر!ایک بات تو کر لینے دیں۔

جناب سپیکر:نہیں۔I say no and I mean it.آپ تشریف رکھیں۔جی،چودھری محمد اشرف صاحب!

چودھری محمد اشرف:بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب سپیکر!آپ کی بہت مہربانی کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے پوری قوم کو اکٹھا کر کے،ایک ساتھ بٹھا کر اس ملک پاکستان کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی ٹھان لی ہے اور میں ان کے اس عمل کو appreciate کرتا ہوں۔اس وقت ملک پاکستان مشکل ترین حالات سے گزر رہا ہے اور ان حالات کو مل جل کر ہی بہتر کیا جا سکتا ہے۔اب جذبات کی باتیں کرنے کا وقت گزر چکا ہے۔اب تو ساری قوم کو ایک ہو کر ملک پاکستان کی ترقی کے لئے کام کرنا ہو گا اور میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے وژن کے مطابق اس ملک کو آگے لے کر چلنا ہو گا۔ ہمیں ایک دوسرے کو قبول کرنا ہو گا،ایک دوسرے کی بات سُننی ہو گی اور ہمیں ہر اچھی تجویز کو تسلیم کرنا ہے،چاہے وہ حزب اختلاف کی طرف سے آئے یا حزب اقتدار کے بنچوں کی طرف سے دی گئی ہو۔اس میں کوئی شک نہیں کہ میاں محمد شہباز شریف جیسے وزیر اعلیٰ کم ہی ملتے ہیں۔ ہر اچھے کام میں

کوئی نہ کوئی کمی ضرور رہتی ہے۔ یہ سب انسانوں کے بنے ہوئے قوانین ہیں لہذا ان میں بہتری کی گنجائش ضرور ہوتی ہے اور پھر اچھی تجویز کو مان لینا اعلیٰ ظرفی ہے۔ ہمارے وزیر اعلیٰ ہر اچھی بات کو تسلیم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ موجودہ حالات میں یہ ایک بہترین بجٹ ہے جس میں شعبہ تعلیم کے لئے ایک کثیر رقم مختص کی گئی ہے۔ سکولوں کی چار دیواری کی تعمیر کی جا رہی ہے اور missing facilities کو تیزی سے پورا کیا جا رہا ہے، کچھ سکولوں کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے، نئے کالجز بن رہے ہیں اور یونیورسٹیاں قائم کی جا رہی ہیں۔ وقت، حالات اور اپنی گنجائش کے مطابق سارے کام کرنے ہوتے ہیں البتہ اس میں بعض کاموں کو priority دی جاتی ہے۔ یہ ایک متوازن اور اچھا بجٹ ہے اور ہم سب نے مل کر اس پر عملدرآمد کو یقینی بنانا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس بجٹ کی وجہ سے زندگی کے ہر شعبہ میں تیزی سے ترقی ہوگی۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے لہٰذا wind up کر لیں۔

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! محکمہ آبپاشی اور صحت کے لئے بھی اس بجٹ میں بہت زیادہ رقوم مختص کی گئی ہیں۔ میں یہاں ذکر کرنا چاہوں گا کہ گجرات کے لئے دریائے چناب پر ایک نیا bridge تعمیر کرنے کی منظوری دی گئی ہے جس پر جلد ہی کام شروع ہونے والا ہے۔ اسی طرح نالہ بھمبر جو کہ دریا سے کم نہیں ہے اس کو بھی channelize کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج دیونہ سال 15-2014 کے ADP میں شامل تھا لیکن وہ 16-2015 میں جاری نہیں رہ سکا تو میری گزارش ہے کہ اس کو اس بجٹ میں شامل کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ محترمہ راحیلہ انور صاحبہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں آج بجٹ پر بحث نہیں کرنا چاہتی۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ رانا عبدالرؤف صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ سردار قیصر عباس مگسی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چودھری شہباز احمد!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ میاں طاہر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ ثریا نسیم صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ رائے منصب علی خان صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ حاجی ملک وحید صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ عذرا صابر خان صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ تحسین فواد صاحبہ!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اگر بجٹ پر بات کرنے کے لئے کوئی اور نہیں ہے تو میں حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی آپ کی۔ یہ خواتین کے نام چل رہے ہیں۔ (قہقے)

جی، اویس قاسم خان صاحب!

جناب اویس قاسم خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بجٹ16-2015 پر اپنی محترمہ وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے وژن کے عین مطابق یہ بجٹ ترتیب دیا اور پیش کیا۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے انتخابی منشور کے مطابق جو اعلانات کئے گئے اُس کی ایک واضح جھلک اس بجٹ میں دیکھنے کو ملی۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک چیز کا ہمیشہ ہی چرچا رہا کہ دیہی حلقے نظر انداز ہو رہے ہیں اور بڑے شہروں کو ترقیاتی لحاظ سے زیادہ look after کیا جاتا ہے اس بجٹ میں واضح طور پر خادم اعلیٰ روڈ پروگرام کے لئے 52 بلین روپیہ کا تعین کیا گیا ہے یہ حکومت پنجاب کا انتہائی قابل تحسین اقدام ہے۔ اس سے پہلے دیہی علاقوں میں خستہ حال سڑکوں کی وجہ سے انتہائی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اُن سڑکوں کی تعمیر و ترقی کا دَور پچھلے سال 15۔ ارب روپیہ سے شروع کر کے اس سال 52۔ ارب روپیہ تک لے جایا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری حکومت کا دیہی علاقوں کے ساتھ commitment کا ایک واضح ثبوت ہے اور اس پر ہماری حکومت مبارکباد کی مستحق ہے۔

جناب سپیکر! جس طرح اس بجٹ میں اٹک، بھکر اور بہاولنگر میں میڈیکل کالجز کے قیام کا اعلان کیا گیا ہے میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ چھوٹے اضلاع کے لئے ایک بڑا انقلابی قدم ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے سال تعلیم کے لئے 24 فیصد بجٹ allocate کیا گیا تھا اس سال اس کو 27 فیصد تک لے جایا گیا ہے اور یہ بھی وزیر اعلیٰ پنجاب کی تعلیم کے ساتھ جو commitment ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ لوگوں کو باشعور کرنے، انہیں اپنے حقوق سے صحیح طور پر آگاہ کرنے اور اپنے حقوق کا تحفظ کرنے کے لئے تعلیم انتہائی ضروری ہے۔ تعلیم کے بجٹ کا major حصہ دیہی حلقوں میں خرچ کیا جا رہا ہے یہ بھی ایک انتہائی قابل تحسین اقدام ہے۔ اسی طرح ہیلتھ کے لئے ٹوٹل بجٹ کا 14 فیصد allocate کیا گیا ہے یہ بھی اس بات کا واضح ثبوت ہے اور یہ دیہات کے BHU's میں ہمیں عملی طور پر بھی نظر آنا شروع ہو گیا ہے کہ جہاں بہت کم ڈاکٹرز ملتے تھے اب اُن کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ BHU's کو uplift کرنے کے سلسلہ میں ہیلتھ میں مزید بہتری کی گنجائش بھی ہے۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے اپنی ان تھک کوششوں اور محنت سے China Pakistan Economic Corridor کے تحت لاہور میں Orange Line Train کا اجراء کرایا ہے اور اب یہ منصوبہ materialize ہونے جا رہا ہے۔ اس منصوبہ پر چائنا پنجاب حکومت کے ساتھ 165 بلین روپے کی انوسٹمنٹ کر رہا ہے تو یہ یقینی طور پر انقلابی قدم ہوگا اور پاکستان میں ایک نیا trend ہوگا۔ خادم اعلیٰ پنجاب نے لاہور اور راولپنڈی میں میٹرو بس کا آغاز کرایا ہے تو اب لاہور میں Orange Line Train اور ملتان میں میٹرو بس کا منصوبہ اس بجٹ میں رکھا گیا ہے یہ انتہائی قابل تحسین اقدام ہے۔

جناب سپیکر! میں محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ ظفروال کو 2009 میں تحصیل کا درجہ دیا گیا تو پچھلے دو سالوں میں اس کے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے لئے 50 بلین روپے بھی مختص کئے گئے جس سے زمین acquire کر لی گئی ہے میری یہ گزارش ہے کہ اُس ہسپتال کی مکمل تعمیر اسی مالی سال میں کرائی جائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ محترمہ راحیلہ انور صاحبہ!

محترمہ راحیلہ انور: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں اپنی بہن وزیر خزانہ کو بہت بہت مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں اور ساتھ یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ آج ہمارے لئے بہت خوشی اور اطمینان کی بات ہے کہ ایک خاتون اُس seat پر بیٹھی ہیں کہ جو realize کریں گی کہ جب بھی بجٹ آتا ہے تو سب سے زیادہ پسنے والا طبقہ house wives ہوتی ہیں تو میں اُمید رکھتی ہوں کہ وہ ان سب چیزوں کو ذہن میں رکھیں گی کیونکہ وہ بھی as a house wife جانتی ہوں گی تو وہ ہم لوگوں کا ضرور خیال کریں گی۔

جناب سپیکر! ہر سال بجٹ آنے سے پہلے ہی اُس کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں جس طرح اس دفعہ کوئی ایک مہینہ پہلے چینی کی قیمت 60 روپے ہوئی، پھر 65 ہوئی، پھر 67 ہوئی اسی طرح مختلف چیزوں کا ریٹ 5 فیصد سے لے کر 10 فیصد تک بڑھ گیا تو priority set کرنے والی بات ہے۔ حکومت کو یہ بھی make sure کرنا چاہئے کہ جب بجٹ پیش ہوتا ہے تو اُس سے پہلے at least ان چیزوں پر کنٹرول رکھنا چاہئے کیونکہ بجٹ سے پہلے قیمتوں کا بڑھ جانا ایک طرح سے حکومت کی ناکامی ہے۔

جناب سپیکر! میں ہر دفعہ اپنے علاقہ کی بات کرتی ہوں اور کئی دفعہ تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ بات کر کر کے اب میں تھک چکی ہوں کہ میں کتنی دفعہ بتاؤں کہ ہم لوگ کتنے remote area سے ہیں اور وہاں پر ہمیں کس کس چیز کی ضرورت ہے؟ ضرورتیں تو وہاں پر اتنی چیزوں کی ہیں کہ نام لیتے لیتے میں تھک جاؤں اور شاید آپ بھی سُنتے سُنتے تھک جائیں۔ ہمارے علاقہ میں زراعت کو priority ہے اور ہمارا بارانی علاقہ ہے تو میں زراعت کے حوالہ سے ضرور کچھ کہنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر! جہلم والوں کے ساتھ pre partition زیادتی ہوتی آئی ہے۔ انگریزوں نے یہاں پر نہری نظام بنایا اور پانی نہروں میں سب سے پہلے جہلم سے داخل ہوتا ہے اور پھر جہلم سے آگے اُس پانی کو distribute کر دیا جاتا ہے۔ 1960 میں جب سندھ طاس معاہدہ ہوا تو اُس میں سے جہلم کو تو اس طرح نکال دیا گیا جیسے اس پانی پر ہمارا تو کوئی حق ہی نہیں ہے۔ رسول بیراج سے 17 ہزار کیوسک پانی قادر آباد، قادر آباد سے 16 ہزار کیوسک پانی بلوکی اور پھر بلوکی سے پانی ہیڈ سلیمانکی لے جایا گیا۔ یہ ہمارے ساتھ زیادتی نہیں تو اور کیا ہے؟ ہم آج تک ایک نہر مانگتے آئے جو کہ بہت practical بھی ہے اور feasible بھی ہے لیکن ہمیں وہ ایک نہر نہ دی گئی حالانکہ ہمارا ہی پانی اتنے زیادہ اضلاع کو جا کر سیراب کرتا ہے۔

جناب سپیکر! راوی اور بیاس کا پانی تو ویسے ہی میٹھا ہے۔ ہمیں دیکھیں کہ ہمارے علاقہ میں salt mines ہیں جن کی وجہ سے تھل کا علاقہ almost بنجر ہو چکا ہے، وہاں پر پینے کا پانی ہے اور نہ ہی زرعی استعمال کے لئے پانی ہے کیونکہ پانی کڑوا ہے اور پھر depth اتنی ہے کہ ہمیں مجبوراً turbines لگانی پڑتی ہیں۔ آپ بھی بہت اچھی طرح جانتے ہیں کہ turbine لگانے پر بہت خرچ آتا ہے جو عام ٹیوب ویل کے مقابلے میں چار گنا زیادہ ہوتا ہے۔ میری اس حکومت سے نہایت مؤدبانہ التماس ہے کہ میرے علاقے کو priority دی جائے۔ میں نے وہاں حالات دیکھے ہیں۔ عورتیں آج بھی پینے کے پانی سے بھرے چار چار گھڑے سروں پر لے کر آتی ہیں۔ یہ زیادتی نہیں تو اور کیا ہے؟ پوری دنیا میں پانی کے مسئلہ کو priority دی جا رہی ہے تو ہمیں بھی دی جائے۔

جناب سپیکر! پولیس کو یہ 70۔ارب روپے سے کیا ٹھیک کریں گے۔ اس کا اندازہ تو ہم نے پرسوں لگا لیا کہ پولیس کو جو بجٹ دیا جا رہا ہے یہ کس لئے دیا جا رہا ہے۔ یہ بجٹ ظاہری بات ہے اس لئے دیا جائے گا کہ ڈنڈے سوٹے لے کر جو بھی کوئی اپوزیشن کا معزز ممبر ہو گا اس کے راستے میں کھڑے ہو جائیں۔

جناب سپیکر! ہیلتھ پر 14.5 فیصد بجٹ رکھا گیا ہے۔ پچھلے سال 50 فیصد lapse ہوا۔

جناب سپیکر: محترمہ! شکریہ۔ Time is over now۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں دو منٹ میں بات ختم کر لیتی ہوں۔ یہ تو زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: کیا میں ساروں کے ساتھ زیادتی کر رہا ہوں؟ مجھے بڑا افسوس ہے۔ آپ نے کٹ موشن پر بھی بات کرنی ہے۔ آپ کو تو وقت مل جائے گا ان کو تو نہیں ملنا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ جیتی رہیں۔ شاباش۔ محترمہ ثریا نسیم صاحبہ!

محترمہ ثریا نسیم: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج ماہ رمضان کا پہلا روزہ ہے اس لئے میں سب سے پہلے اس معزز ایوان کو ماہ رمضان کی آمد پر مبارکباد دیتی ہوں۔ میں اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ جس نے پاکستان مسلم لیگ (ن) کی پنجاب حکومت کی بجٹ برائے مالی سال 16-2015 کے مرحلہ سے سرخرو کیا۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جن کی visionary لیڈر شپ کے تحت موجودہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے پنجاب کا تیسرا بجٹ پیش کیا ہے۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو تاریخ میں پہلی بار ایک خاتون ممبر ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو وزیر خزانہ پنجاب مقرر کرنے پر اور پنجاب کا بجٹ پیش کرنے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! خواتین کے حقوق مردوں کے شانہ بشانہ کردار، خواتین کی صلاحیتوں کا اعتراف اور حوصلہ افزائی کی مثال اس سے قبل کسی صوبہ میں نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! جس کامیابی سے وزیر خزانہ نے بجٹ پیش کیا ہے وہ بھی قابل تحسین ہے۔ آج پاکستان مسلم لیگ (ن) کی ترجیحات قوم کے سامنے ہیں۔ ہماری وفاقی حکومت کی کارکردگی ہو یا پنجاب حکومت کی کارکردگی آج اپنے تو اپنے غیر بھی اس بات کے معترف ہیں کہ پنجاب حکومت نے پوری دیانتداری، خلوص نیت اور محب الوطنی کے جذبے سے سرشار ہو کر وطن عزیز کو بحرانوں سے نکالنے کے لئے شبانہ روز محنت شروع کی ہوئی ہے۔ حکومت پنجاب کا حالیہ بجٹ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ بنیادی سہولتوں کی فراہمی، صوبہ میں جاری ترقیاتی کاموں اور نئے منصوبوں کے آغاز کے لئے کثیر رقم مختص کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عام آدمی کے معیار زندگی کو بہتر بنانے، محروم طبقات کی فلاح و بہبود

سمیت بلاکسی سیاسی، لسانی اور تعصباتی تقسیم کے صوبہ کے دور دراز علاقوں تک ترقیاتی کاموں کا جال بچھا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت جذبہ حب الوطنی سے سرشار ہے۔ یہ وطن عزیز کو لوڈشیڈنگ کے اندھیروں، دہشتگردی کی لعنت، جہالت، بے روزگاری اور عدم برداشت سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نجات دلانا چاہتی ہے۔ ملک کی کمزور معیشت کا پہیہ ترقی کی طرف گامزن ہے۔ آج سے چند سال قبل جب پنجاب میں کچھ ایسے عناصر برسراقتدار تھے جنہوں نے ذاتی مفادات کے لئے کرپشن کی داستانیں رقم کیں۔ آج ہماری حکومت نے صوبہ پنجاب کے طول وعرض میں وزیراعلیٰ پنجاب کی قیادت میں بلاتفریق ترقیاتی کاموں کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ لاہور میٹرو بس کا رونا رونے والے راولپنڈی میٹرو بس پر تنقید کر رہے ہیں اور کل یہ لوگ ملتان میٹرو بس پر چیخ وپکار کریں گے۔ یہ لوگ بدقسمتی سے اپنا منفی کردار ادا کرتے رہیں گے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اپنا مثبت کردار ادا کرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! وقت کی کمی آڑے نہ آئے تو میں تبدیلی اور انقلاب کے دعویداروں کی حقیقت سے بھی ایوان کو آگاہ کرتی لیکن افسوس کہ سیاست کے مفادات کے حصول میں یہ لوگ [******] انہیں عوامی ترقی کے لئے جاری منصوبے نظر نہیں آرہے۔

[********************]

[********************]

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ غلط بات کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: ایسے الفاظ استعمال نہ کئے جائیں جو غیر پارلیمانی ہوں۔ میں غیر پارلیمانی الفاظ حذف کرتا ہوں۔

محترمہ ثریا نسیم: جناب سپیکر! میں تعلیم، لوڈشیڈنگ پر جاری منصوبوں، امن وامان کے قیام کے لئے کئے گئے اقدامات، زراعت کے شعبہ میں انقلابی پروگرام کا آغاز، صوبہ بھر میں دیہی سڑکوں کی تعمیر کا ذکر کروں گی۔ میں قائداعظم سولر پارک بہاولپور اور رجوعہ میں معدنی ذخائر کی تلاش اور مظفر گڑھ میں ترکی کے تعاون سے ہسپتال کے قیام کا ذکر بھی کروں گی۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ بڑی مہربانی۔جناب محمد صدیق خان صاحب!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!روزہ داروں کی خواہش ہے کہ سوموار کو اجلاس evening کی بجائے morning میں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: اس پر پھر بات کریں گے۔ابھی میں نے انہیں floor دیا ہے۔جناب محمد صدیق خان!

جناب محمد صدیق خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: کیوں؟(قہقہہ)

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر!کہ آپ نے مجھے بجٹ 2015-16 پر بات کرنے کے لئے موقع دیا ہے۔منسٹر صاحبہ کی جو تقریر تھی اس کا صفحہ 7 پیرا نمبر 25 پر ہے کہ "رجوعہ کے ان ذخائر کے ساتھ ماضی میں جس مجرمانہ غفلت اور بد دیانتی کا مظاہرہ کیا گیا۔"اور پیرا 24 میں 2۔ ارب 17 کروڑ روپے allocation show کی گئی ہے لیکن میں نے white paper ملاحظہ کیا ہے جس کے صفحہ نمبر 3 پر بہت بڑی contradiction موجود ہے۔White paper میں جو allocation show کی گئی ہے کہ:

> Rs. 1.48 billion have been earmarked for the Mines & Mineral sector in the financial year 2015-16.

تو مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ جو contradiction ہے کہ اس بجٹ میں جو منسٹر صاحبہ کی صفحہ نمبر 7 پر تقریر ہے اس allocation کو base کیا جائے یا جو وائٹ پیپر کے صفحہ نمبر 3 میں allocation show کی گئی ہے اس کو base کیا جائے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ بجٹ کے حوالے سے جتنا بڑا contents ہوتا ہے ایک عام ممبر یا میرے جیسا ایک layman اتنی جلدی اس کو سمجھ نہیں سکتا لیکن عمومی طور پر پاکستان میں جتنے بھی میزانیے بنائے جاتے ہیں اس پر ابھی تک ہم ایک روایتی procedure سے نکل کر آگے نہیں جا سکے کہ ہم جو میزانیہ دیں وہ reality پر base کرتا ہو کیونکہ یہ آمدن اور اخراجات کا میزانیہ ہوتا ہے۔ آج تک موجودہ حکومت کا یہ تیسرا بجٹ پیش ہو رہا ہے اس میں آمدن اور اخراجات کے حوالے سے جتنا بھی میزانیہ پیش کیا گیا آج تک ان تینوں budgets میں چاہے وہ GDP کے حوالے سے ہو یا ڈویلپمنٹ utilization کے حوالے سے ہو اس دفعہ بھی اس بجٹ میں جو ڈویلپمنٹ پروگرام کی utilization

ہے وہ 60 فیصد ہو چکی ہے اور 40 فیصد 2014-15 utilization کے بجٹ میں ڈویلپمنٹ پروگرام میں نہیں ہو سکی اور اسی طرح revenue collection کے جو targets تھے ان میں بھی کم و بیش 12 سے 14 فیصد کی کمی پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی good governance کی بنیاد کو اس کی financial management کی بنیاد پر ناپا اور تولا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے اگر موجودہ گورنمنٹ کی کارکردگی دیکھی جائے تو ان تینوں budgets میں receipts کا target پورا ہو سکا اور نہ ہی بالخصوص ADP کی utilization کا target پورا ہو سکا۔ میں اس حوالے سے درخواست کروں گا۔ ایک طرف یہ چیز سامنے آ رہی ہے کہ اس بجٹ کو بنانے والوں کو خراج تحسین پیش کی جا رہی ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ یہ روایتی الفاظ ہیں جبکہ ہمیں روایتی الفاظ سے نکل کر حقیقت کے روپ میں آنا پڑے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم عوامی نمائندے ہیں، عوام نے ہمیں ایک mandate دے کر یہاں بھیجا ہے اور وہ mandate بنیادی طور پر یہ ہے کہ ہمارے قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔ اس حوالے سے بالخصوص تینوں budgets کا میزانیہ جو موجودہ گورنمنٹ کی طرف سے پیش کیا گیا ہے اس میں receipts کے target پورے ہو سکے اور نہ ہی ADP میں جو development programme تھا اس پر utilization کا target پورے ہو سکے۔ اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بجٹ کسی بھی حوالے سے قابل تعریف نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: خان صاحب! آپ کی مہربانی، بہت شکریہ۔ جی، حاجی ملک محمد وحید صاحب! ماحول کو ذرا ٹھیک ہی رکھنا میں آپ کا ممنون ہوں گا۔

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! نرم ہی ماحول رکھوں گا۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
وہ طلاطم خیز موجوں سے گھبرایا نہیں کرتے

جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے چند منٹ تقریر کا موقع فراہم کیا۔ میں اس معزز ممبران اسمبلی کو رمضان المبارک کی مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ رب العزت کی مہربانی سے آج ہم نے اپنی زندگی میں اس رمضان المبارک کو بھی دیکھا۔ میں ابھی یہاں پر سُن رہا تھا کہ ہم اس کو

قابل تعریف بجٹ نہیں کہتے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مخالفت برائے مخالفت کی سیاست ہے کیونکہ یہاں پر اپوزیشن کی طرف سے بھی اور ہماری طرف سے بھی بڑی دبنگ تقریریں ہوتی ہیں۔ آپ نے یہ بھی دیکھا اور سنا ہو گا کہ میں نہ مانوں۔ بھئی! آپ نہ مانیں کیونکہ ہمارے پاس figures ہیں۔ ہم نے کام کر کے دکھایا ہے اور کوئی ہم زبانی کلامی یہاں پر آکر اپنی کارکردگی show نہیں کرتے۔ یہاں پر اہداف کی بات بھی ہوئی تھی کہ جو اہداف show کئے گئے ہیں وہ پورے نہیں کئے گئے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ پونے چار ماہ وہاں پر ڈگڈگی بجا کر ایک کنٹینر پر تماشا سجائے دبنگ نعرے مارتے رہے اور وہاں پر کسی قسم کی کوئی مسائل کی بات نہیں کی گئی۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں۔ اس بات کو چھوڑیں۔

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! بجٹ پر بھی آؤں گا مجھے اس پر چند باتیں کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! نہیں، آپ کی بڑی مہربانی۔ (قطع کلامیاں)

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہاں پر کسی غریب کی بات نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: آپ لوگ درمیان میں interrupt نہ کریں۔

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہاں پر کسی غریب کی بات نہیں ہوئی، وہاں پر کسی کسان کی بات نہیں ہوئی اور وہاں پر کسی قسم کی پیارے ملک پاکستان کے مفاد کی کوئی بات نہیں ہوئی۔ میں بجٹ پر بھی بات کروں گا لیکن میں ان اہداف پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ پنجاب کے بجٹ پر بات کریں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ بجٹ پر بات کریں۔

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! محترمہ میری بات سنیں اور درمیان میں نہ بولیں۔ آپ ان کو منع کریں۔

MR SPEAKER: No cross talk and no comments. Malik sahib!

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میں انہیں اہداف کی بات کے جواب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر پونے چار ماہ تماشا سجایا گیا اور پھر بھی آپ اہداف کی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ بجٹ پر آ جائیں۔

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! پھر پاکستان میں سیلاب آیا آپ پھر بھی امداف کی باتیں کرتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ شکر الحمد للہ کہ پچھلے سال کی طرح اس سال بھی ہم نے جس طرح۔۔۔

(اس مرحلہ پر وزیر زکوٰۃ و عشر ملک ندیم کامران نے معزز ممبر کو جاکر کچھ سمجھایا)

وہ آپ کی بات ٹھیک ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ سارا جو دھرنا تھا وہ دھاندلی پر تھا تو پنجابی میں یہ بات میں ضرور کہوں گا کہ دھاندلی دھاندلی کردی میں آپے ہی دھاندلی ہوئی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج جب اپنے گھر میں آگ لگی ہے تو پھر بڑا کچھ ہوا ہے۔ مجھے میرے سینئر نے کہا ہے لہذا اب میں بجٹ پر واپس آجاتا ہوں۔ الحمد للہ پچھلے سال کی طرح۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! میرے کہنے کا کوئی اثر نہیں ہوتا؟

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! آپ کے کہنے کا اثر تو بہت زیادہ ہے، آپ کا اثر تو پورے ایوان پر ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! مہربانی۔

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! جن میری بہنوں اور بھائیوں کو میٹرو بس پر بہت غصہ چڑھتا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پچھلے سال کی طرح اس سال بھی الحمد للہ۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! نہیں، کسی کو غصہ نہیں چڑھتا۔

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! الحمد للہ اس کا سفر اب لاہور سے پنڈی کی طرف بھی رواں دواں ہے، غریب لوگ اس سے استفادہ کر رہے ہیں، ہم انشاء اللہ ملتان میں بھی جائیں گے، وہاں پر بھی ہم اس ٹرین کا آغاز کریں گے اور لاہور میں انشاء اللہ ایک نئی روایت قائم کرنے جا رہے ہیں کہ ہم یہاں پر میٹرو ٹرین کا بھی شاندار افتتاح کرنے والے ہیں۔

جناب سپیکر! تعلیم کے شعبہ میں الحمد للہ اس بار بجٹ کا 27 فیصد حصہ رکھا گیا ہے۔ چونکہ ٹائم نہیں ہے للہذا اسی بات پر مختصر کرتے ہوئے بات کروں گا کہ missing facilities کو پورا کیا گیا ہے، پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن، دانش سکول اور ایک لاکھ 30 ہزار اساتذہ کی اسامیاں میرٹ پر دی ہیں۔ یہ الحمد للہ ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف کی شاندار کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ یہاں پر ایک لاکھ 30 ہزار اساتذہ میرٹ پر بھرتی کئے گئے۔ اسی طرح 14 فیصد بجٹ صحت کے لئے رکھا ہے جس میں فلٹریشن پلانٹ بھی شامل ہے۔ پورے پنجاب میں ہم الحمد للہ صاف پانی پروگرام کو گاؤں تک لے کر جائیں گے

اورurban and rural دونوں کو مدنظر رکھا جائے گا۔اس کے علاوہ آپ نے دیکھا ہے کہ ہسپتال اور یونیورسٹیاں بن رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مختصر کریں۔

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! میں مختصر کر دیتا ہوں۔ ہم نے گاؤں گاؤں کارپٹڈ روڈ بچھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ لوگ جو ایک نئی سڑک کو ترستے تھے ہم نے اُن کے لئے ہر گاؤں میں الحمدللہ کارپٹڈ سڑک بچھانے کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ مہربانی

حاجی ملک محمد وحید: جناب سپیکر! اس کے علاوہ چھوٹے کاشتکاروں اور کسانوں کے لئے 25ہزار ٹریکٹر فراہم کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا بہت شکریہ۔ فیضان خالد ورک صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ فرح منظور صاحبہ!

محترمہ فرح منظور: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بولنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب اور ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا جو ہماری وزیر خزانہ ہیں اُن کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے ایک غریب پرور اور عوام دوست بجٹ پیش کیا ہے۔ میں وزیر اعلیٰ کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے وزیر خزانہ کا عہدہ سنبھالنے کا موقع ایک خاتون کو دیا جس کا مطلب ہے کہ انہوں نے اپنی بہنوں پر بہت اعتماد کیا ہے اور ڈاکٹر عائشہ غوث صاحبہ ہم سب کے لئے بہت فخر کی حیثیت رکھتی ہیں کیونکہ پاکستان کی تاریخ میں ان سے پہلے وزیر خزانہ کا عہدہ سنبھالنے کے لئے کسی خاتون کو وزیر مقرر نہیں کیا گیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بجٹ ہم سب اور عوام کی امیدوں اور امنگوں پر پورا اترتا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے 2۔ارب روپے بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کے لئے رکھے ہیں۔ میرے بھائی میاں ثاقب خورشید صاحب جن کی اس یونیورسٹی کے لئے بہت ساری کاوشیں ہیں اُن کی وساطت سے بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کے لئے جو رقم دی گئی اس کے لئے میں وزیر اعلیٰ کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں اور اپنے ایم پی اے بھائی کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میرے ڈسٹرکٹ وہاڑی میں ایک اہم مسئلہ سٹی سکین مشین کا ہے جس کا میری بہن شمیلہ اسلم صاحبہ پہلے ذکر کر چکی ہیں۔ وہاں پر کوئی مریض بیمار ہو کر ہسپتال جاتا ہے تو فوری

اسے ملتان یا بہاولپور refer کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے مریض آدھے راستے میں ہی expire ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میری وزیر اعلیٰ سے یہ دردمندانہ اپیل ہے کہ مہربانی فرما کر ڈسٹرکٹ وہاڑی کو جلد از جلد سٹی سکین مشین مہیا کی جائے تاکہ کئی بچے یتیم ہونے سے بچ جائیں اور کئی مائیں اپنے بچوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے زندہ دیکھ سکیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ لائیو سٹاک کے لئے کافی بجٹ رکھا گیا ہے۔ دیہاتوں میں 48 فیصد خواتین مویشیوں کی دیکھ بھال کر رہی ہیں درحقیقت یہ خواتین ہماری لائیو سٹاک مینجر ہیں۔ یہ خواتین معاشی طور پر پسماندہ خواتین ہیں لہٰذا ان کے حالات میں بہتری لانے کے لئے میری کچھ تجاویز ہیں جو میں دینا چاہتی ہوں۔ لائیو سٹاک کے حوالے سے milk collection fields میں ان خواتین کو اگر تربیت دی جائے تو یہ بہتر طریقے سے لائیو سٹاک میں کام کر سکتی ہیں۔

جناب سپیکر! راولپنڈی میں میٹرو بس بنانے پر میں اپنی حکومت کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور ملتان میں بھی اب میٹرو بس بنائی جا رہی ہے جس سے انشاء اللہ تعالیٰ آس پاس کے رہنے والے لوگوں کو بہت زیادہ سہولت مہیا ہو گی۔

جناب سپیکر! اسی طرح کسانوں کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ کسان بھائیوں کے لئے گورنمنٹ نے بہت کام کئے ہیں مگر اہم مسئلہ یہ ہے کہ ٹیوب ویل کا پانی 800 روپے فی گھنٹہ وہ خود خریدتے ہیں جسے آپ سمجھیں کہ اُن کے ساتھ یہ زیادتی والی بات ہے جبکہ انہیں سرکاری پانی 24 منٹ مہیا کیا جاتا ہے جو ایک ایکڑ کو دیا جاتا ہے اور وہ ناکافی ہے لہٰذا مہربانی فرما کر دیہاتوں کا یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اس کو زیر غور لایا جائے۔ میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ ہمارا ملک دن بدن ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے، انشاء اللہ یہ ایک روشن پاکستان ہو گا اور پوری دنیا دیکھے گی کہ پوری دنیا میں پاکستان کا نام کس طرح روشن کیا گیا ہے۔ بہت شکریہ پاکستان پائندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ محترمہ عذرا صابر خان صاحبہ!

محترمہ عذرا صابر خان: نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بڑا شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میں وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور وزیر اعلیٰ کی بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بڑا اچھا بجٹ پیش کیا اور تمام شعبوں کو اتنا پیسا دیا ہے کہ وہ اچھا کام کر سکیں گے۔ میرے گوجرانوالہ میں کافی سڑکیں وغیرہ بن گئی ہیں

لیکن ابھی بھی ایک بہت بڑی کمی ہمارے گوجرانوالہ میں ہے کہ وہاں پر ایک ہی ڈسٹرکٹ ہسپتال ہے اس لئے ہمیں ڈسٹرکٹ ہسپتال کے ساتھ ایک اور ہسپتال چاہئے جو بہت ہی ضروری ہے کیونکہ گوجرانوالہ کے ساتھ ساتھ گاؤں بہت زیادہ ہیں جو سب اسی ایک ہی ہسپتال میں آتے ہیں۔ وہاں گوجرانوالہ میں ایک مزید ہسپتال کی اشد ضرورت ہے اور اگر آپ ہمیں ایک ہسپتال کی منظوری دے دیں گے تو ہم آپ کے بہت شکر گزار ہوں گے۔ بس میں نے اتنا ہی بولنا تھا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ محترمہ میری گل صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد عارف خان سندھیلہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب ماجد ظہور صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ مخدوم سید مرتضیٰ محمود صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ فائزہ احمد ملک!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ خواجہ محمد نظام المحمود صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ملک تیمور مسعود صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اب میں وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا صاحبہ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ پر بحث کو wind up کریں۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تمام معزز ممبران اسمبلی اور خاص طور پر اپوزیشن کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے اس بجٹ سیشن کی بحث میں بھرپور حصہ لیا۔ اس کے علاوہ میں میڈیا کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے عوام کے مسائل، بجٹ میں حل اور حکومتی ترجیحات کو بہتر انداز میں پیش کیا۔ میں اللہ تعالیٰ کی شکر گزار ہوں کہ جس نے اس حکومت کا تیسرا بجٹ ہمیں پیش کرنے کی توفیق دی اور ہماری حکومت کی ترجیحات اور پالیسیوں میں تسلسل کا یہ بجٹ آئینہ دار ہے۔ ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ بجٹ سیشن میں ہماری اپوزیشن کے معزز ممبران نے بھی انہی priorities پر زور دیا جو کہ ہم نے بجٹ میں نمایاں کی ہیں۔ واضح طور پر ہمارا بجٹ عوام کی ترجیحات کا عکاس ہے۔

جناب سپیکر! جیسا کہ میں اپنی بجٹ تقریر میں بھی کہہ چکی ہوں کہ ہم بجلی اور توانائی فراہم کرنا چاہتے ہیں، زراعت کو ترقی دینا چاہتے ہیں، تمام بچوں کو سکول بھیجنا چاہتے ہیں، تمام بیماروں کا علاج کرانا چاہتے ہیں، ہر گھر میں صاف پانی دینا چاہتے ہیں، روزگار کے مواقع پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اپنے شہریوں کو امن دینا چاہتے ہیں۔ اِن سب کے ساتھ ساتھ ہم معیشت کو استحکام بھی دینا چاہتے ہیں اور آئندہ مالی بجٹ ہماری پالیسیوں میں تسلسل اور استحکام کا ثبوت ہے۔

جناب سپیکر! اپوزیشن کے ممبران نے بار بار یہ بات اٹھائی کہ بجٹ صرف بیوروکریسی نے بنایا ہے۔ میں ان کی خدمت میں گوش گزار کرنا چاہتی ہوں کہ آرکیٹیکٹ اور مزدور میں فرق ہوتا ہے۔

میٹرو بس کسی افسر کی سوچ تھی، موٹروے کسی افسر کا خواب تھا، کوئی افسر فلڈ کی مد میں اس قدر رقم تقسیم کرنے کا قائل تھا اور نہ ہی کسی افسر کو قائداعظم سولر پارک بنانے کا خیال آیا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ محکمہ خزانہ اور پلاننگ کے افسران نے بجٹ بنانے کے لئے دن رات محنت کی ہے اور ہمارا جو وژن ہے یہ ہماری جماعت کے قائدین کا وژن ہے جس نے اس کو بجٹ میں ڈھالنے کی مدد کی ہے۔ اس کے علاوہ pre-budget session کی مشاورت بھی اس کا حصہ بنی ہے۔ اس میں ممبران اسمبلی پر مشتمل resource mobilization Committee بھی حصہ ہے اور اس میں academic اور مختلف شعبہ ہائے زندگی کے لوگوں کی بھی مشاورت شامل ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبران کی توجہ اس جانب مبذول کرواؤں گی کہ pre-budget session کے دوران جن شعبہ جات کے لئے فنڈز مختص کرنے کی طرف نشاندہی کی گئی تھی، مالی سال 2015-16 کے بجٹ میں خاص طور پر انہی کو ترجیح دی گئی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ موجودہ حکومت ممبران اسمبلی کی آراء کو کس حد تک ترجیح دیتی ہے۔ میں یہاں چند اہم شعبہ جات کے لئے مختص فنڈز کا ذکر کرنا چاہوں گی جن پر pre-budget Session ممبران اسمبلی نے توجہ دلائی تھی۔ ایجوکیشن پر 310۔ارب 20کروڑ روپے، صحت پر 166۔ارب 13کروڑ روپے، دیہی عوام کی ترقی اور زراعت کے لئے 144۔ارب 39کروڑ روپے، امن عامہ کی فراہمی پر 109۔ارب 25کروڑ روپے، انرجی کے لئے 31۔ارب روپے، واٹر سپلائی و نکاسی آب کے لئے 24۔ارب روپے، اس کے علاوہ roads بشمول خادم پنجاب پروگرام 69۔ارب روپے، جنوبی پنجاب، اقلیتیں اور خواتین، پینے کے پانی کے یہ سب وہ heads ہیں جس پر ہمیں pre-budget session میں ترجیح دینے کو کہا گیا تھا اور آپ دیکھیں کہ ہم نے significant allocations ان سارے heads پر رکھی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! بجٹ اجلاس کے دوران ممبران نے کئی بار service delivery میں بہتری کی طرف توجہ دلائی۔ ہماری حکومت کی ترجیح بھی ہے کہ عوام کو بہترین service delivery فراہم کی جائے۔ اس سلسلے میں ہم نے citizen feedback system متعارف کرایا ہے جس کے تحت شہریوں کو کسی بھی محکمے کی service delivery کے بارے میں موبائل فون پر feedback دینے کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ مزید برآں حکومت پنجاب نے ایک centralized اور state of the art performance management system (ذمہ دار شہری) شروع کیا ہے جس کے تحت شہری کسی بھی محکمے کی کارکردگی اور service delivery کے بارے میں کوئی بھی تجویز یا شکایت

درج کرا سکتے ہیں جس کا feedback ان کو موبائل فون کے ذریعے حکومت پنجاب کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ یہ سہولت شہریوں کے لئے 24 گھنٹے میسر ہے۔ تمام ضلعی حکومتیں اور ڈی سی او officers بھی اس feedback system کے ساتھ منسلک ہیں۔

جناب سپیکر! اس معزز ایوان میں لوکل گورنمنٹس کا بھی بار بار ذکر کیا گیا ہے۔ موجودہ حکومت کی ترجیحات میں لوکل گورنمنٹ بھی شامل ہیں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں ضلعی حکومتوں، تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن، یونین کونسل ایڈمنسٹریشن اور کنٹونمنٹ بورڈز کے لئے مجموعی طور پر 269۔ ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں لوکل گورنمنٹس میں ترقیاتی سکیموں میں 12۔ ارب روپے الگ سے مختص کئے گئے ہیں۔ صوبائی فنانس کمیشن کی تشکیل اور ایوارڈ بھی ہماری ترجیحات میں شامل ہیں۔

جناب سپیکر! معزز قائد حزب اختلاف نے اپنی تقریر میں مختلف محکمہ جات کی طرف سے اپنے بجٹ میں مختص فنڈز کے کم استعمال کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے جبکہ اصل حقیقت یوں ہے کہ سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں 4۔ ارب 48 کروڑ روپے، سپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں چھ کروڑ 21 لاکھ روپے، لٹریسی ڈیپارٹمنٹ میں ایک ارب 40 کروڑ روپے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں ایک ارب 68 کروڑ روپے، واٹر سپلائی کے لئے ایک ارب 33 کروڑ روپے، لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ایک ارب 57 کروڑ روپے اور سڑکوں کی مد میں 48 کروڑ روپے ضلعی حکومتوں کو ٹرانسفر کر دیئے گئے ہیں جن کی کل مالیت 11۔ ارب 13 کروڑ روپے بنتی ہے، جس کو ترقیاتی بجٹ میں شاید شامل نہیں کیا گیا۔ یہاں میں یہ امر واضح کرتی چلوں کہ حکومت پنجاب سالانہ ترقیاتی پروگرام پر عملدرآمد کا ماہانہ اجلاسوں میں جائزہ لیتی ہے۔

جناب سپیکر! رواں مالی سال کے دوران 31 مئی تک ترقیاتی بجٹ کی مد میں 81 فیصد فنڈز خرچ کئے جا چکے ہیں جبکہ پچھلے مالی سال یعنی 14-2013 کے دوران 31 مئی تک 77.5 فیصد ترقیاتی فنڈز خرچ کئے گئے تھے جو کہ جون 2014 تک 92 فیصد ہو گئے تھے۔ اسی trend کو مدنظر رکھیں تو یہ بات ظاہر ہے کہ جون 2015 تک ترقیاتی بجٹ کا 90 فیصد سے زیادہ خرچ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں یہاں مختصراً یہ بھی بتاتی چلوں کہ چند بڑے بڑے محکمہ جات مثلاً زراعت 93 فیصد، تعلیم 93.4 فیصد، ہائر ایجوکیشن 87 فیصد، سپیشل ایجوکیشن 100 فیصد اور خواندگی کا محکمہ 92 فیصد تک فنڈز کا استعمال کر چکا ہے۔

جناب سپیکر!معزز ایوان کے ممبران نے نابینا افراد کے بارے میں بھی ذکر کیا۔اگلے مالی سال میں سوشل پروٹیکشن اتھارٹی کے لئے 2۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ معذور افراد کو وظائف کی فراہمی پر خرچ کئے جائیں گے اور ان کو روزگار فراہم کرنے کی کوششیں بھی جاری ہیں۔

جناب سپیکر!ممبران اسمبلی کی تجاویز کے لئے میں شکر گزار ہوں اور میں نے ان کو محکموں تک پہنچا بھی دیا ہے۔ جن شعبوں کا ذکر اکثر ہوا ہے ان میں تعلیم اور صحت ہیں جن میں reforms کا میں مختصر اً ذکر کرنا چاہوں گی۔ تعلیم ہماری ترجیحات میں اولین حیثیت رکھتی ہے اور ہماری حکومت نے شعبہ تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کے شروع کردہ reforms roadmap 2018 پر عملدرآمد کے لئے آئندہ مالی سال میں سکول ایجوکیشن کے بجٹ میں 33۔ارب 17 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس سے نئے پرائمری سکولوں کا قیام، missing facilities کی فراہمی، بوسیدہ عمارتوں کی تعمیر نو، سائنس، IT lab کی تعمیر اور نئے دانش سکولوں کا قیام شامل ہے۔

جناب سپیکر!موجودہ حکومت نے صحت کے سیکٹر میں انقلابی اور بنیادی اصلاحات کی ہیں جن کے ثمرات نظر بھی آنا شروع ہو گئے ہیں اور صحت کی تمام سطح پر جس میں پرائمری، سیکنڈری اور tertiary شامل ہے، اصلاحات کی جا رہی ہیں۔ میں اس سلسلے میں ذکر کروں کہ پرائمری ہیلتھ کیئر میں وزیر اعلیٰ Roadmap شروع کیا گیا ہے جس کے تحت BHUs میں ڈاکٹروں کی موجودگی، ادویات کی فراہمی اور infrastructure کی بحالی شامل ہیں۔

جناب سپیکر!سرکاری ہسپتالوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے حکومت نے ابتدائی طور پر دس اضلاع میں تمام ہسپتالوں کو private service providers کو contract out کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ایک شفاف طریقے سے منتخب ہونے والے ان private service providers کو حکومت ان ہسپتالوں کا بجٹ فراہم کرے گی اور یہ private service providers تمام شہریوں کو مفت علاج فراہم کرنے کے پابند ہوں گے۔ یہ ماڈل دنیا کے بہت سے ممالک میں کامیابی سے چل رہا ہے۔اس ضمن میں یہ بھی وضاحت ضروری ہے کہ اس سے کسی سرکاری ڈاکٹر کو ملازمت سے نہیں نکالا جائے گا جبکہ ان ہسپتالوں کی صرف management private service providers کے حوالے کی جائے گی۔

جناب سپیکر!تحصیل ہیڈ کوارٹر اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کی مرمت و تعمیر کے لئے بھی ایک ارب 25 کروڑ روپے ضلعی حکومتوں کو دیئے گئے ہیں جس پر کام شروع ہو گیا ہے۔اس کے ساتھ

ساتھ ان ہسپتالوں میں معیاری ادویات کی فراہمی کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ مزید برآں ان میں موجود تمام آلات کو فی الفور قابل استعمال بنا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! Debate کے دوران وزیر آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا بھی ذکر آیا ہے تو میں بتاتی ہوں کہ اس میں Outpatient Ward کو دسمبر 2014 سے operational کر دیا گیا تھا جبکہ ایمرجنسی اور Inpatient Ward کو operational کرنے کے لئے ضروری اسامیاں منظور کر دی گئی ہیں جن پر بھرتی کا عمل جاری ہے۔ تمام ضروری equipment کی خرید کا عمل مکمل کر دیا گیا ہے۔ اس میں سے جو equipment موصول ہو گیا ہے اس کو install بھی کر دیا گیا ہے اور باقی کا equipment delivery کے process میں ہے۔

جناب سپیکر! میو ہسپتال کے سرجیکل ٹاور کا بھی ذکر ہوا تو اس پراجیکٹ کے PC-1 کو revise کر کے منظور کر دیا گیا ہے اور اس کی تکمیل کے لئے موجودہ بجٹ میں 30 کروڑ روپے کے فنڈز رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس پراجیکٹ کے delay کی بنیادی وجہ اس کے ابتدائی PC-1 کے اندر موجود بنیادی خامیاں تھیں جن کو اب مریضوں کو بہترین سہولت دینے کے لئے ہم صحیح کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! آج ایک معزز ممبر نے قائد اعظم سولر پاور پلانٹ کے سولر پاور پینل کے سسٹم design کی flaws بتائیں کہ 25 سینٹی گریڈ پر وہ نہیں چل پائے گا۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتی ہوں کہ جتنے بھی بڑے سولر پارکس ہیں وہ ریگستانی علاقوں میں ہیں امریکہ America میں Desert Arizona دیکھیں، Africa کا Sahara Desert دیکھیں، China کا Gobi Desert دیکھ لیں یہ انہی Desert میں لگے ہوئے ہیں۔ کیا ان جگہوں میں کبھی 25 ڈگری سے کم temperature ہوتا ہوگا؟ تو میں صرف ممبر کی information کے لئے بتانا چاہتی تھی۔ اس کے علاوہ منصوبوں کو تیز رفتاری سے مکمل کرنے کے لئے ہم نے transparency اور standards پر کبھی compromise نہیں کیا۔ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہمارے تمام منصوبے شفاف اور کرپشن سے پاک ہیں۔ گزشتہ سالوں میں حکومت پنجاب کو کسی مالی سکینڈل میں ملوث نہیں پایا گیا۔ چاہے وہ قائد اعظم سولر پارک ہو، چاہے وہ پاکستان میٹرو بس ہو یا وہ لاہور کی میٹرو بس ہو ہم بجا طور پر اپنے منصوبوں کی رفتار اور شفافیت پر فخر کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں تمام معزز ممبران کی شکر گزار ہوں جنہوں نے بجٹ پر بحث میں حصہ لیا، میں خاص طور پر اپوزیشن کے ممبران کی ممنون ہوں جو بلاشبہ کسی بھی جمہوری ایوان کی رونق

ہوتے ہیں۔میں تمام میڈیا کی بھی مشکور ہوں جنہوں نے بجٹ کے معاملات عوام تک پہنچائے۔میں تمام اسمبلی سٹاف کی شکر گزار ہوں جن کی مدد ہمارے ساتھ رہی اور محکمہ خزانہ اور پی اینڈ ڈی کے افسران اور سٹاف کی بھی جن کی محنت سے ہمارا وژن numbers میں تبدیل ہوا۔سب سے آخر میں ایک دفعہ پھر عوام کو یقین دلانا چاہتی ہوں کہ اُن کی حکومت اُن کی ترقی اور خوشحالی کے لئے شب و روز مصروف ہے۔اللہ ہماری مدد فرمائے۔پاکستان زندہ باد

جناب سپیکر:آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔بروز سوموار کو سالانہ بجٹ 16-2015 کے مطالبات زر پر voting کا آغاز ہو گا لہذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 22۔جون 2015 کو دن 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔